رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

# الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

| جلد ۲۲ | مورخہ یکم صفر ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۵ مئی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵۷ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۳ مئی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ہاں ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو لڑکی تولد ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

بابو عطاء اللہ صاحب نے جن کی شادی خان بہادر غلام محمد صاحب پنشنر کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے ۳ مئی کی شام کو دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔

افسوس حشمت اللہ خاں صاحب دوکاندار کے دو لڑکے چند دنوں کے اندر اندر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

محکمہ بجلی کے ملازمین خوب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ پول نصب کرنے شروع کر دیئے گئے ہیں۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### سچی توبہ سچائی اور وفاداری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرو

"تمہارا فرض ہے۔ کہ سچی توبہ کرو۔ اور اپنی سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرو۔ تاکہ تمہارا آفتاب غروب نہ ہو۔ اور تاریکی کے چشمہ کے پاس جانے والے نہ ٹھہرو۔ اور نہ تم ان لوگوں سے بنو جنہوں نے آفتاب سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ پس تم پورا فائدہ حاصل کرو۔ اور پاک چشمہ سے پانی پیئو۔ تا خدا تم پر رحم کرے۔

وہ انسان بدقسمت ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان لا کر وفاداری۔ اور صبر کے ساتھ ان کا انتظار نہیں کرتا۔ اور شیطان کے وعدوں کو یقینی سمجھ بیٹھتا ہے۔ اس لئے کبھی بے دل نہ ہو جاؤ۔ اور تنگی اور عسر کی حالت میں گھبراؤ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود رزق کے معاملہ میں فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون

انسان جب خدا کو چھوڑتا ہے۔ تو پھر شیطان کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ انسان بہت ہی بڑی ذمہ واری کے نیچے ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھ چکا ہو۔ پس کیا تم میں سے کوئی ہے۔ جو یہ کہے۔ کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ کہ لاکھوں کروڑوں انسان ان کے گواہ ہیں۔ جو ان نشانوں کی قدر نہیں کرتا۔ اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو دشمن سے پہلے ہلاک کرے گا۔ کیونکہ وہ شدید العقاب بھی ہے"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء)

# قادیان میں احراریوں کی اشتعال انگیزیاں اور فساد آرائیاں

جیسا کہ پہلے بھی کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ کہ احراری قادیان میں فساد کرنے کی انتہائی کوششیں کر رہے ہیں۔ اور اگر احمدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق پرامن رہنے کا تہیہ نہ کر چکے ہوتے۔ اور انتہائی ضبط و صبر سے کام نہ لیتے۔ تو آج تک کئی بار ان کی غرض پوری ہو چکی ہوتی۔ احمدیوں کے اس صبر اور ضبط کو دیکھ کر اب وہ کھلی کھلی شرارت پر اتر آئے ہیں۔ اور جا و بے جا حضرت امیر المومنین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے بزرگوں کی شان میں نہایت فحش مغلظات بکنا شروع کر دیتے ہیں۔

۲ مئی کا واقعہ ہے۔ کہ شام کے سات بجے کے قریب عبدالسلام پسر ڈاکٹر عبداللہ نے جامعہ احمدیہ کے کمپاؤنڈ میں جا کر ان ڈسکوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ جو وہاں پڑے تھے اور ساتھ ہی حضرت امیر المومنین اور دیگر بزرگان سلسلہ کو فحش گالیاں دینی شروع کر دیں۔ وہاں چند لڑکے موجود تھے۔ ان کے منع کرنے پر وہ اور بھی تیز ہو گیا۔ اور بار بار کہتا رہا۔ تم مجھے مارتے کیوں نہیں۔ ابھی دیکھو میں شہر میں پہونچ کر کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنے گھر پہنچتے ہی پھر گالیاں بکنی شروع کر دیں۔ اور اس کی ماں بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئی۔ ان کے مکان کے اردگرد احمدیوں کے مکانات ہیں۔ مگر وہ حضرت امیر المومنین کی ہدایات کے مطابق صبر سے گالیاں سنتے رہے۔ جب اس نے اس طرح بھی اپنا مقصد پورا ہوتا نہ دیکھا۔ تو دوسرے احراریوں کو بلا لایا۔ اور ڈاکٹر عبداللہ کے مکان میں زیر سرکردگی احراری ملا عنایت اللہ میٹنگ ہوتی رہی۔ ان لوگوں کی طرف سے معلوم نہیں پولیس کو کیا اطلاع دی گئی۔ کہ خوشحال سنگھ صاحب انچارج چوکی بھی معہ گارد کے پہنچ گئے۔ اور عبدالسلام نے بالکل خلاف واقعہ کئی معززین سلسلہ کے متعلق بیان کیا۔ کہ وہ ابھی مجھ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اب بھاگ گئے ہیں۔ مگر چونکہ ان معززین میں سے نہ کوئی وہاں گیا تھا۔ اور نہ کوئی موجود تھا۔ اس واسطے پولیس کو گرفت کا کوئی موقعہ نہ ملا۔

ہم ذمہ وار افسروں کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ حالات حد برداشت سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور احراریوں کی اس فساد انگیز روش کو مقامی پولیس کے انچارج کی طرف سے بہت مدد مل رہی ہے۔ اس لئے اسے یہاں سے فوراً تبدیل کیا جائے ورنہ اگر اس شخص کو یہاں چند روز بھی اور رہنے دیا گیا۔ تو یہ یہاں ضرور قتل و خونریزی کرا کر رہے گا۔

نیز احرار کو بھی اس شیطنت سے روکنے کا انتظام جلد از جلد ہونا چاہیئے۔ ورنہ نتائج کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

# احرار کانفرنس لدھیانہ کا خاتمہ اور اسکے اثرات

لدھیانہ ۲ مئی ۱۹۳۵ء احرار کانفرنس ختم ہو گئی۔ اور اپنے زہریلے اثرات چھوڑ گئی۔ مولوی آئے اور سب و شتم میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں شکست خوردہ دشمن کی طرح خوب گالیوں کا اظہار فخریہ کر گئے۔ پنجابی میں جو گندے اشعار ٹولیاں بنا کر پڑھے جا رہے ہیں وہ لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مگر ریکارڈ میں لانے کے لئے سکرٹری نیشنل لیگ نے قلمبند کر لئے ہیں۔ جاہل طبقہ بے شک ان کے سوقیانہ پروپیگنڈا کا شکار ہو چکا ہے۔ مگر شریف طبقہ ان پر اظہار تاسف کر رہا ہے۔ چندہ کے لئے ان علماء سوء نے جو جو جتن کئے۔ وہ قابل دید تھے۔ ان کے "امیر شریعت" مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے کبھی ہنسا کر کبھی فرضی داستانوں سے رلا کر بھڑ کا کر اپیلیں کیں۔ صدر احرار ہند مولوی حبیب الرحمن صاحب نے کبھی چادر پھیلا کر کبھی لیٹ کر چندہ مانگا۔ ایک خاص طبقہ کے سوا شہر کے سنجیدہ مزاج ان کی اخلاق سوز حرکات پر آنسو بہا رہے ہیں۔ کیونکہ احکام اسلام اور شعائر اللہ کی علانیہ توہین ان لوگوں نے کی۔ جو احرار کے لیڈر ہیں۔ اور جن کی حالت مسلمانوں اور اسلام کے لئے باعث ننگ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی جماعت کے سرد و گرم مزاج احباب نے جوان کے بڑے سے بڑے مولویوں سے ایمانیات میں بفضلہ بڑھ چڑھ کر ہیں۔ کمال صبر و برداشت کا نمونہ دکھایا ان کے مونہہ پر گالیاں دی جاتی ہیں شیطانی حرکات سے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ احمدی مستورات کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ پانی بند کیا جاتا ہے۔ لاٹھیوں کا مظاہرہ ہو رہا ہے کہیں نوجوان کہیں غیر احمدی عورتیں بیچے گندے اشعار پڑھ پڑھ کر دل آزاری کر رہے ہیں۔ احمدیوں پر ہاتھ اٹھانے میں کسر نہیں رکھی جاتی۔ مگر احمدی دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ احمدی مستورات رو رو کر اپنے مولا سے فریاد کر رہی ہیں گویا ان چار پانچ روز میں احرار نے ہر طرح اپنی حکومت کا مظاہرہ کیا۔ اس مخالفت کی آگ میں یوں تو بالعموم تمام جماعت کے افراد نے سلسلہ کی خدمات کیں۔ اور تبلیغ میں حصہ لیا۔ لیکن مندرجہ ذیل نوجوان سب سے زیادہ خدمات بجا لائے۔ اور اس قابل ہیں۔ کہ ان کا نام یادگار کے طور پر قائم رکھا جائے ان کو جو کام سپرد کیا جاتا رہا۔ وہ محنت سے کرتے رہے۔ (۱) قاضی شریف احمد صاحب نے اشتہارات کی تقسیم رپورٹری کے فرائض عمدگی سے سرانجام دیئے۔ (۲) میاں محمد رمضان صاحب پسر چودہری فتح محمد صاحب۔ اس بچے نے اشتہار تقسیم کرنے کے جرم میں احرار سے مار بھی کھائی۔ (۳) میاں محمد اقبال صاحب (۴) سید عبدالمجید صاحب پسر سید عنایت علی شاہ صاحب (۵) میاں محمد حسن صاحب محلہ ویکفیلڈ گنج (۶) ایک خورد سال لڑکی طاہرہ۔ جس نے غیر احمدی عورتوں میں لٹریچر تقسیم کیا (۷) میاں عبدالخالق پسر میاں مراد بخش صاحب (۸) عطا محمد پسر

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## یکم و ۲ مئی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

| نمبر | نام | مقام | نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | محمد عبدالجبار صاحب | ترچناپلی | ۱۱ | رحمت خان صاحب | ریاست بہاولپور |
| ۲ | پیر بخش صاحب | حیدر آباد سندھ | ۱۲ | نور بھری صاحبہ | " " |
| ۳ | برکت علی صاحب | " " | ۱۳ | سردار بی بی صاحبہ | " " |
| ۴ | شیر علی صاحب | ضلع سرگودہا | ۱۴ | رحمت بی بی صاحبہ | " " |
| ۵ | حاجی محمد صاحب | " " | ۱۵ | محمد دانی صاحب | " " |
| ۶ | صالح محمد صاحب | " " | ۱۶ | وسیم الدین صاحب | ٹپرا۔ بنگال |
| ۷ | محمد خان صاحب | ریاست بہاولپور | ۱۷ | ظہور النساء صاحبہ | " " |
| ۸ | عبداللہ خان صاحب | " " | ۱۸ | حفیظ الرحمن صاحب | " " |
| ۹ | سردار خان صاحب | " " | ۱۹ | فاطمہ صاحبہ | " " |
| ۱۰ | غلام احمد صاحب | " " | ۲۰ | عبدالستار صاحب | بنگال |
| | | | ۲۱ | مولوی محمد بخش صاحب | ضلع ڈیرہ غازیخان |

# قادیان میں سلور جوبلی کا تیسرا دن

## کرکٹ میچ۔ دنگل اور ایک جلسہ جس میں گیارہ اصحاب نے تقریریں کیں

قادیان ۴ مئی۔ سلور جوبلی کی خوشی میں آج قادیان کرکٹ کلب کی دو ٹیموں کے درمیان ۸ بجے صبح دلچسپ کرکٹ میچ ہوا۔ مقابلہ نہایت سخت اور دلچسپ تھا۔ اے ٹیم نے ۱۲۹ اور بی ٹیم نے ۱۱۴ رنز بنائیں۔

پانچ بجے سے سات بجے تک شاندار دنگل ہوا۔ جس میں گرد و نواح کے دیہات کے ہندو، مسلمان اور سکھ کئی ہزار کی تعداد میں شریک ہوئے۔ کشتی لڑنے والے سکھ اور مسلمان جوان تھے۔ پہلوانوں میں انعام تقسیم کئے گئے۔

بعد نماز مغرب ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں گیارہ اصحاب نے لیکچر دیئے۔

مفصل آئندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ یکم صفر ۱۳۵۴ھ

# احرار کانفرنس لدھیانہ اور حکومت

## جماعت احمدیہ پر احرار کا ظلم انتہا کو پہنچ گیا

احراریوں نے اپنی کانفرنس منعقدہ لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو انتہار درجہ کی دل آزار اور اشتعال انگیز حرکات کیں۔ تہذیب اور شرافت کی جس طرح مٹی پلید کی۔ اور احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے کے لئے کھلم کھلا دھمکیاں دیں۔ وہ ان کی وحشت۔ اور درندگی کا نہایت ہی شرمناک منظر پیش کرنے والی تو ہیں ہی۔ لیکن حکومت کے دامن پر بھی ایک سیاہ دھبہ ہیں۔

احراریوں نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے بانی۔ اور دوسرے بزرگوں کے خلاف اس قدر بدزبانی اور فحش کلامی سے کام لیا۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ نہایت دل آزار۔ اور گندے کارٹون بنا کر جلوس نکالا۔ انتہار درجہ کے گندے اشعار پڑھے احمدیوں کے مکانوں پر جا جا کر فحش کلامی کرتے رہے۔ اور ایسے اوقات میں جبکہ احمدی مرد اپنے کاروبار کے سلسلہ میں گھروں میں نہ ہوتے۔ احمدی مستورات کی عزت و آبرو پر حملے کئے گئے۔ احمدی بچوں کو پیٹا گیا۔ لیکن ملک معظم کی رعایا کے ہر فرد کی جان و مال۔ اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنے کے ذمہ دار حکام سوائے اس کے کچھ نہ کر سکے۔ کہ انہوں نے بالفاظ "احسان" احمدیوں کے مکانوں پر برائے نام پہرے مقرر کر دیئے۔ برائے نام اس لئے کہ پہرہ کے باوجود احمدیوں کو اپنے گھروں میں بھی چین کی گھڑی میسر نہ آئی انہیں برابر فحش کلامی۔ اور بدزبانی سے دکھ دیا گیا۔ اور جان و مال کے نقصان کے خطرہ میں مبتلا رکھا گیا۔

جلسے اور جلوسوں میں احراریوں نے احمدیوں کے خلاف جس قدر گند اچھالا۔ اس کا ذکر کرنا نہ تو ہمارے لئے ممکن ہے اور نہ اس کے برداشت کرنے کی جماعت احمدیہ میں طاقت۔ لیکن احراری اخباروں نے غلاظت اور گندگی کے اس بہتے ہوئے سیلاب میں سے جس نے تین چار دن تک لدھیانہ کی فضا کو متعفن کئے رکھا۔ اور جس کی عفونت نے ہر شریف انسان کو انتہائی تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ جو چند چھینٹے اپنے صفحات پر بکھیرے ہیں۔ انہی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ انسانیت اور شرافت کے یہ بدترین دشمن کیسی کیسی شرمناک۔ امن شکن۔ اور خلاف قانون حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور ذمہ دار حکام اس موقعہ پر باوجود بار بار توجہ دلانے کے اپنے فرائض ادا کرنے میں کس طرح ناکام رہے ہیں۔

اس کے لئے ہم اخبار "احسان" (۳ مئی) کے ایک کالم کی صرف چند سطور پیش کرتے ہیں۔ جس میں خلاصۃً "لدھیانہ کانفرنس میں علمائے کرام کی بصیرت افروز تقریریں" درج کی گئی ہیں۔ ایک شخص مولوی عبد الحنان صاحب کے متعلق لکھا ہے:-

"مولانا نے فرمایا۔ ہم قادیانیوں کو دنیا میں زندہ یا بیمار نہیں دیکھ سکتے۔ یہ دشمنان اسلام ہیں۔ ہم انہیں تباہ و برباد دیکھنا چاہتے ہیں"

اس ایک فقرہ سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ لدھیانہ کی کانفرنس کس مقصد اور مدعا کو پیش نظر رکھ کر منعقد کی گئی۔ اور اس کے لئے جو کچھ کیا گیا۔ وہ کہاں تک قانون۔ اور انسانیت کے ماتحت آ سکتا ہے اس طرح علم کھلا احمدیوں کو قتل کرنے کی تلقین کی گئی۔ اور عوام کو اس کے لئے پورے زور کے ساتھ اشتعال دلایا گیا۔

اس کے علاوہ "احسان" نے اس بدزبانی کا بھی جو ہر تقریر کرنے والے نے جماعت احمدیہ کے خلاف کی۔ نمونہ پیش کیا ہے اور اس کے لئے اس نے مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند کو منتخب کیا ہے بالفاظ "احسان" مولوی صاحب موصوف نے کہا:-

"میں تقریر کے لئے نہیں آیا بلکہ حکومت پر یہ واضح کرنے آیا ہوں۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے جن الفاظ پر مقدمہ چلایا گیا ہے وہ الفاظ ہندوستان کا ہر مسلم دہرائے گا۔ اور میں بحیثیت سکرٹری جمعیۃ العلماء ان الفاظ کو دہراتا ہوں۔ کہ مرزائی صرف سگان دم بریدہ برطانیہ ہی نہیں۔ بلکہ سگان سگان دم بریدہ برطانیہ ہیں"

یہ اور اسی قسم کی حرکات تین دن تک لدھیانہ میں ہوتی رہیں۔ ملک معظم کی وفادار اور امن پسند جماعت احمدیہ کو اس طرح ستایا۔ اور دکھ دیا جاتا رہا۔ اس کے مذہبی پیشواؤں کی انتہار درجہ کی توہین اور تذلیل کی جاتی رہی۔ کھلم کھلا قانون شکنی کی گئی۔ اور حکومت کو چیلنج پر چیلنج دے کر کی گئی۔ لیکن حکام محض اس لئے خاموش رہے۔ کہ قانون شکنی کرنے والوں نے ایک بڑا اجتماع کر رکھا تھا۔ اور ان کے مقابلہ میں احمدیوں کی تعداد بہت قلیل تھی۔ اگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ قانون ظالموں کی کثرت۔ اور ان کی طاقت کے مقابلہ میں قلیل التعداد اور کمزور لوگوں کی حفاظت کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اور قانون کا احترام قائم رکھنے والوں کا ایسے موقعہ پر صرف یہ فرض رہ جاتا ہے۔ کہ وہ مظلوموں کو اپنے گھروں میں بند رہنے اور دم بخود ہو جانے کی تلقین کرتے رہیں۔ تو بتایا جائے۔ کہ لدھیانہ میں قانون کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے احراریوں نے احمدیوں کو ستانے اور دکھ دینے کے لئے جو حرکات کیں۔ ان کے انسداد کے لئے کیا کیا گیا۔ احمدیوں کو اس ظلم سے بچانے کے لئے کونسی کوشش کی گئی۔ اور اس اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی کے متوقع نتائج سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے کیا صورت اختیار کی گئی ہے۔

بدزبان اور امن شکن مخالفین کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کا قلیل تعداد میں ہونا ذمہ وار حکام کو احمدیوں کے مذہبی جذبات۔ ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے فرائض سے آزاد نہیں کر دیتا۔ بلکہ اور زیادہ توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسی طرح وہ قانون جو مظلوم کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ قانون کہلانے کا مستحق نہیں۔ اور وہ حکومت جو ظالم کے دست ستم سے مظلوم کو نہیں بچا سکتی۔ وہ اپنے فرائض کو ادا کرنے والی حکومت نہیں سمجھی جا سکتی۔ ہم ایک عرصہ سے پوری وضاحت کے ساتھ۔ اور مسلسل واقعات کی بنا پر ثابت کر رہے ہیں۔ کہ احمدی اس وقت نہایت ہی مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور احراری ان پر انتہائی ظلم و ستم کر رہے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ مظالم کا سلسلہ بند ہو۔ ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا۔ اور حالات بد سے بدتر شکل اختیار کر رہے ہیں اور اب لدھیانہ میں جو کچھ ہوا ہے اس نے احمدیوں کی مظلومیت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی۔ یہ تو ہم جانتے ہیں۔ کہ حکومت نے اس وقت تک اس بارہ میں کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی۔ لیکن یہ معلوم کرنا باقی ہے۔ کہ حکومت کچھ کر ہی نہیں سکتی۔ یا کرنا نہیں چاہتی۔

لدھیانہ کے متعلق ہمیں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ احمدیوں کے متعلق مقامی حکام کا رویہ ہمدردانہ رہا ہے لیکن عملی طور پر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ احرار کے شور و شر کے مقابلہ میں وہ کوئی موثر قدم نہیں اٹھانا چاہتے تھے اور اس طرح ظاہر یہ ہوتا تھا۔ کہ ان دنوں لدھیانہ میں حکومت احراریوں کی ہے اور انہیں اختیار حاصل ہے کہ جس طرح چاہیں احمدیوں سے سلوک کریں۔

ہم جہاں اس نہایت ہی مشکل اور صبر آزما مرحلے سے جماعت احمدیہ لدھیانہ کے ہر فرد کو کامیابی کے ساتھ گزرنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اس امر کا اجر بخشے۔ ان کی ہمت میں برکت دے اور انہیں دین کی خاطر مزید قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرما

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کے متعلق "الجمعیۃ" کی ہرزہ سرائی

## مخالفین احمدیت کو کھلا چیلنج



اخبار "الجمعیۃ" دہلی نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے اس بغض و عداوت کا جو جمعیۃ العلماء کا آرگن ہونے کی وجہ سے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی مقدس جماعت سے ہے۔ شرمناک مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ اپنے یکم مئی کے پرچہ میں لکھا ہے:۔

"ہندوستان کے علماء اسلام کے خلاف اس زبردست حملہ کی مدافعت کرنے سے کس طرح اغماض برت سکتے ہیں۔ اور ایک ایسے فرقہ کو جو اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کر دینے پر تلا ہوا ہے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی انتہائی توہین و تذلیل کر کے مسلمانوں کے قلوب کو پارہ پارہ کر رہا ہے۔ اور جس نے نبی آخر الزمان کے مقابلہ میں ایک ایسے شخص کو لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ جس کی تمام زندگی مسلمانانِ ہند کی آنکھوں کے سامنے انتہائی گمراہی اور ضلالت کی زندگی گذری ہے۔ اور جس کے افعال و اعمال کو نبوت کے ساتھ منسوب کرنا بھی مذہب کی زبردست توہین ہے۔ کس طرح گوارا کر سکتے ہیں"۔

"الجمعیۃ" کو اختیار حاصل ہے۔ وہ اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے لئے جماعت احمدیہ کی وہ عظیم الشان ترقیات دیکھتے ہوئے جنہوں نے مخالفین کے سینوں میں ناسور ڈال رکھے ہیں۔ جو جی میں آئے کہے۔ اور جس طرح چاہے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتا رہے۔ لیکن دیانت و امانت کو بالائے طاق رکھ اسے یہ شرمناک کذب بیانی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام زندگی نعوذ باللہ "مسلمانانِ ہند کی آنکھوں کے سامنے انتہائی گمراہی اور ضلالت کی زندگی گذری ہے"۔

ہم "الجمعیۃ" کے مفتری مضمون نگار کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعویٰ سے قبل کی چالیس سالہ زندگی میں کوئی عیب ثابت کرے۔ لیکن اگر وہ اور اس کی نسلیں اور دنیا جہان کے چھوٹے بڑے سب مخالف مل کر بھی کوئی عیب ثابت نہ کر سکیں۔ تو ہر سلیم الفطرت انسان کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ "الجمعیۃ" نے علماءھم شر من تحت ادیم السماء ہونے کا پورا پورا ثبوت پیش کر دیا ہے۔

کس قدر قابل مذمت جسارت ہے۔ کہ اس عظیم الشان انسان کی تمام زندگی کو "انتہائی گمراہی اور ضلالت کی زندگی" قرار دیا جاتا ہے۔ جس نے اپنے وقت کے تمام مخالفین کو یہ چیلنج دیا۔ کہ:۔

"دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پورا کر دیا ہے۔ کہ میرے دعوے پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ تا تم غور کرو۔ کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے۔ وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے۔ اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقوے میں قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے"۔

کتنی عظیم الشان تحدی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی کس طرح کھول کر آپ نے دنیا کو یہ چیلنج کیا۔ کہ آؤ میرے دعوے سے پہلے کے چالیس سالہ حالات زندگی پر تنقیدی نگاہ ڈال کر کوئی عیب ثابت کرو۔ کیا کسی نے یہ چیلنج منظور کیا۔ اور اس میں ان میں اترا۔ قطعاً نہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو ایک مشہور مخالف سلسلہ تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مکتب بھی رہ چکا تھا۔ اس نے بھی اگر لکھا تو یہ کہ "مؤلف براہین احمدیہ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں" (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۹)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی نگاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوے سے پہلے کی زندگی بہت پاکیزہ تھی۔ اور وہ آپ پر اس قدر حسن ظن رکھتے کہ ایک دفعہ آپ کی زیارت کے شوق میں پاپیادہ قادیان آئے۔ چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں:۔

"جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں۔ (براہین احمدیہ تک اور اس کے بعد) اسی طرح مرزا صاحب سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین سے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن (رکھتا) تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷، ۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا" (تاریخ مرزا صلا۵)

تعجب ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوب جانتے۔ اور آپ کے حالات زندگی سے واقف تھے۔ ان کے نزدیک تو آپ "شریعت محمدیہ پر قائم" "پرہیزگار" اور "صداقت شعار" تھے اور "اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت" میں آپ نے وہ نمونہ دکھایا۔ "جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔" اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک بھی آپ اس قدر شہرت رکھتے تھے کہ وہ بشوق زیارت قادیان پہنچے۔ مگر "الجمعیۃ" کے مدیر کے نزدیک جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوے سے قبل کی زندگی کے عرصہ میں شاید پیدا بھی نہ ہوا ہو۔ وہ اسے "انتہائی گمراہی اور ضلالت کی زندگی" قرار دیتا ہے۔

یاد رہے کہ ابتدائی زندگی کا پاکیزہ و مطہر ہونا انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ معیار ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ قل لو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم ولا ادراکم بہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون (یونس ع ۲) اسی کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب قبائل عرب سے اپنی زندگی کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں بالاتفاق کہا۔ کہ ماجربنا علیك کذباً۔ ہم نے آج تک تجھ سے کوئی جھوٹ نہیں سنا۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ یعنی مومن نبی کو اسی طرح شناخت کرتے ہیں۔ جس طرح باپ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ گویا جس طرح بیوی کی پاکدامنی بیٹے کی صحت نسب کی دلیل ہوتی ہے۔ اسی طرح مدعی ماموریت کی پاکیزہ زندگی بھی اس کے دعوے کی صحت پر گواہ ہوتی ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ انہیں ان کی قوم نے کہا یا صالح قد کنت فینا مرجواً قبل ھذا (ہود ع ۶) اے صالح دعوے نبوت سے پہلے تو ہماری قوم کی امیدوں کا مرجع تھا۔ مگر اب تو تو نے لٹیا ہی ڈبو دی۔ غرض انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا یہ بھی ایک معیار ہے۔ کہ ان کی ابتدائی زندگی بالکل پاک ہوتی ہے۔ اور ابتدائی زندگی کی تخصیص اس لئے ہے۔ کہ بعد کی زندگی چونکہ دعوے نبوت کی وجہ سے مخالفین کی نگاہوں میں کھٹکنے لگ جاتی ہے۔ اس لئے وہ بے جا اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔ اس معیار کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بھی علیٰ رؤس الاشہاد ثابت ہے۔ آپ نے بھی دنیا کو چیلنج کیا۔ کہ کوئی میری ابتدائی چالیس سالہ زندگی کو داغدار ثابت کرے۔ آپ کو بھی الہام ہوا۔ کہ فقد لبثت فیکم عمراً من

# موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلق خواب

بعض احباب نے حال میں حالات موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو خواب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

## (۶۰)

دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور یہ عاجز کہیں باہر سے آئے ہیں۔ اور ایسی جگہ گئے ہیں۔ جہاں راجہ کریم اللہ خانصاحب تحصیلدار اجنالہ وچودہری شکر اللہ خانصاحب وکیل اجنالہ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوا۔ کہ تحصیلدار صاحب کو علم ہے۔ کہ میرے ساتھ کون ہیں۔ انہوں نے حضرت اقدس سے کہا۔ کہ ہم آپ سے قرآن شریف سننا چاہتے ہیں۔ حضرت اقدس نے قرآن شریف جو حضور کے ہاتھ میں تھا پڑھنا شروع کیا۔ اور پھر اس مقام کی جو آپ نے پڑھا تفسیر بیان کی وہ مقام ایسا تھا۔ جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف درج تھی۔ حضرت اقدس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مولوی لوگ حضرت زینب کے واقعہ کو بہت بُری طرح بیان کرتے ہیں۔ تحصیلدار صاحب نے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ احراریوں سے آپ کا مباحثہ سنوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ مباحثہ ہو جائے۔ اس پر تحصیلدار صاحب نے ایک رُقعہ احراریوں کی طرف مباحثہ کے لئے لکھا۔ اور جلال الدین پیادہ عدالت دیوانی کو دیا۔ کہ وہ احراریوں کے پاس لے جائے۔ پیادہ نے رقعہ جواب میں لا کر دیا۔ یہ پختہ یاد نہیں رہا۔ کہ وہ جواب کیا تھا۔ خیال غالب ہے۔ کہ انہوں نے مباحثہ سے انکار کر دیا۔ جس برآمدہ میں ہم بیٹھے تھے۔ اس سے قریب چار پانچ گز کے فاصلہ پر چند احراری بیٹھے تھے۔ اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ ہمیں مباحثہ کرنا منظور نہیں۔ جب تحصیلدار صاحب نے حضرت اقدس سے کہا۔ کہ میں آپ کا احراریوں سے مباحثہ سننا چاہتا ہوں۔ تو انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ میں ڈرتا ہوں کہیں فساد نہ ہو جائے۔ حضرت اقدس نے فرمایا اگر وہ میری تقریریں سن لیں گے تو کبھی فساد نہ کریں گے۔ جب جلال الدین پیادہ جواب رقعہ لے کر آیا۔ تو تحصیلدار صاحب نے پھر حضرت اقدس سے کہا کہ آپ ہمیں قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ جس پر حضرت اقدس نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ پہلے بہت دھیمی آواز سے شروع کیا۔ مگر آہستہ آہستہ اونچی ہوتی گئی۔ حضرت اقدس کرسی پر تشریف فرما تھے۔ پاس دائیں جانب راجہ کریم اللہ خان صاحب ان کے پاس دائیں جانب چودہری شکر اللہ خاں صاحب اور ان کے پاس دائیں جانب یہ عاجز تھا۔ میں حضور علیہ السلام کے چہرۂ مبارک کی طرف بڑی محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں حضور بھی میری طرف دیکھ کر دیر تک مسکرائے ہیں۔ میں محسوس کر رہا تھا۔ کہ حضور سمجھ رہے ہیں۔ کہ میں بڑی مشتاق نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں یہی کیفیت تھی۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

## (۶۱)

خواب میں حضور کے متعلق میں نے سنا۔ کہ اجنالہ تشریف لائے ہیں۔ اور جامع مسجد اجنالہ جو غیر احمدیوں کی مسجد ہے۔ اس میں تشریف فرما ہیں۔ میں اس طرف گیا۔ دیکھا کہ بہت مخلوق حضور کو دیکھنے کے لئے جا رہی ہے۔ اور مسجد کے ایک طرف کے دروازے سے لوگ داخل مسجد ہو رہے ہیں۔ نیز دیکھا۔ کہ دوسرے دروازے سے لوگ ملاقات کر کے واپس نکل رہے ہیں۔ ان میں ہندو مسلمان سکھ سب طرح کے لوگ ہیں۔ اور بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ میں مسجد کے اندر داخل ہوا۔ اور دیکھا کہ بڑا بھاری ہال اندر موجود ہے۔ اور حضور درمیان میں تشریف فرما ہیں۔ میں سر سے ننگا تھا۔ حضور کو دیکھ کر خیال پیدا ہوا۔ کہ ننگے سر نہ آنا چاہیئے تھا۔ آگے بڑھ کر حضور سے السلام علیکم کے بعد مصافحہ کیا حضور بہت محبت سے ملے۔ میں دو زانو ہو کر پاس بیٹھ گیا۔ لوگ آتے۔ اور مصافحہ کر کے واپس ہوتے۔ بعض حضور کے ہاتھوں کو بوسہ بھی دیتے۔ میرے پیچھے کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ دیکھو یہ لوگ ان کے ہاتھ چومتے ہیں۔ میں نے دل میں سمجھا۔ کہ وہابی ہیں اور اعتراض کے طور پر ایسا کہتے ہیں۔ حضور کے پاس ہی ایک شخص ایک بڑا سا رجسٹر لئے بیٹھا ہے۔ اور اس کی ورق گردانی کر رہا ہے۔ اس پر مجھے خیال ہوا۔ کہ نام لکھے ہوئے ہیں۔ اور ساتھ ہی خیال آیا۔ کہ حضور نے تمام غیر احمدیوں کی مساجد کے متعلق رجسٹر تیار کئے ہوئے ہیں اور یہ رجسٹر ان میں سے ہے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے مجھے کہا۔ کہ ہمیں دو طوطے چاہئیں میں نے خیال کیا۔ کہ حضور مذاق کے طور پر ایسا کہہ رہے ہیں۔ ورنہ حضور کو طوطوں کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی حضور نے ایسا کہا ہی تھا۔ کہ ایک شخص دو طوطے لیکر آگے بڑھا کہ حضور یہ طوطے لیں۔ ایک طوطا بڑا تھا اور ایک ابھی چھوٹا تھا۔ حضور کے سر پر ترکی ٹوپی تھی۔ اور جو عمر حضور کی اس وقت ہے اس سے بہت کم عمر کے حضور معلوم ہوتے تھے:۔

خاکسار۔ ظہور الدین بٹ پلیڈر۔ اجنالہ

## (۶۲)

میں نے دیکھا۔ کہ کوئی کھلا سا مکان ہے۔ اس کا صحن بھی بہت کشادہ ہے۔ جس میں ایک چارپائی ہے۔ وہ چارپائی مجھے ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے حضور کے گھر کی ہے۔ اور اس کے اوپر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کی بڑی بیوی صاحبہ بیٹھی ہیں اور صحن میں اور بھی کئی لوگ ہیں۔ جن کو میں پہچان نہیں سکتی۔ اسی صحن میں حضرت ام المومنین دور سے چارپائی کی طرف آ رہی ہیں۔ اور میں دیکھ رہی ہوں۔ وہ اور حضور کی بڑی بیوی صاحبہ پریشان سی نظر آتی ہیں۔ اتنے میں کسی غیبی فرشتہ کی یہ آواز میرے کان میں پڑی کہ اس عمر کے بڑے کو چھوڑ دو۔ کیوں تکلیف پہنچاتے ہو:۔

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

خاکسار رحمت بی بی دختر میاں جان محمد صاحب مہاجر قادیان

## (۶۳)

دیکھا کہ قادیان کوہ منصوری کی شکل میں ہے۔ اور بہت وسیع شہر ہے۔ دور سے حضور کی کوٹھی دارالحمد نظر آتی ہے۔ اس کے تھوڑے وقفہ کے بعد دیکھا کہ ایک بڑی سڑک پر ایک ہیبتناک شیر بیٹھا ہے۔ میں بے خوف ہوں۔ اس نے ایک سیاہ رنگ کا تازی کتا پکڑ لیا۔ پہلے تو وہ آہستہ آہستہ اسے جھنجوڑنے لگا۔ میں سمجھا۔ کہ شائد شیر کچھ کمزور ہے۔ کہ اس سے ایک کتا بھی نہیں مارا جاتا۔ اس خیال کا آنا تھا۔ کہ شیر نے بڑے غصہ سے اپنے ایک پنجہ سے کتے کا مونہہ کھولا۔ اور دوسرے سے اس کی زبان انتیں اور ادھبری سب نکال ڈالی۔ معاً نظارہ بدل گیا۔ اور دیکھا۔ کہ وہ شیر منصوری کے ہسپتال کے ایک بڑے ہال میں اس کتے کو جو کتا بھی ہے۔ اور آدمی بھی ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ اتنے میں ایک نوجوان شخص آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ یہ شخص بڑا لالچی تھا۔ کہ شیر نے روپیہ دکھا کر اپنے پاس بلا لیا۔ اور اسے پھاڑ ڈالا۔ میں نے کہا۔ کہ شیر اسی طرح سے لوگوں کو پھاڑ کر ان کا روپیہ چھین لیتا ہے۔ جو دوسروں کو پھانسنے کے کام آتا ہے۔ اس کے بعد میں اس کمرے سے دوسرے میں چلا گیا۔ میرے پیچھے ایک اور شیر جو اس شیر سے ذرا چھوٹا ہے۔ داخل ہونے لگا میرے ہاتھ میں ایک گھڑی تھی۔ میں نے اس کے ماری۔ تو وہ گھڑی تلوار بن گئی۔ اور وہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ اور مر گیا:۔

خاکسار محمد یعقوب قیس نجیب آبادی۔

## (۶۴)

کچھ دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک آدمی آیا۔ اور اس نے ہم کو کہا۔ کہ سورۃ الملک پڑھو۔ میں نے تبارک الذی سے شروع کر دی۔ جب قریب نصف کے پہنچا۔ تو میری آنکھ کھل گئی:۔

خاکسار۔ مجید اللہ خان سکرٹری تبلیغ ٹوپی

(۶۵)

میں نے دیکھا۔ کہ مرزا گل محمد صاحب کے مکان کے مغربی حصہ کے کمرے بہت بڑے بڑے ہو گئے ہیں اور ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے تمام افراد بیٹھے ہیں۔ آپا امۃ السلام بیگم صاحبہ کو میں نے خاص طور پر دیکھا۔ اس کے بعد میں اور زکیہ بیگم اور طاہرہ بیگم باہر صحن میں نکل آئے۔ اور زکیہ بیگم نے کہا کہ "لڑائی ہو رہی ہے" میں نے پوچھا تمہیں کس طرح پتہ لگا۔ تو اس نے کہا۔ یہ تار جو صحن میں لگی ہوئی ہے۔ اس کا ہلنا لڑائی کی نشانی ہے۔ میں نے تار کی طرف دیکھا۔ تو وہ ہل رہی تھی۔

اس کے بعد میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو جیسے کوئی چیز جلائیں۔ تو کالے کالے غبار کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے ہیں۔ ویسے ٹکڑے اتنے اڑ رہے ہیں۔ کہ آسمان سیاہ معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں ڈیوڑھی کے پاس سے سیڑھیوں پر چڑھکر ایک چھت پر پہونچ گئی۔ یہ چھت آپا جان مریم بیگم صاحبہ کے نئے مکان کی گلی کی طرف والی چھت معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت میں اکیلی ہوں۔ اور طاہرہ اور زکیہ بیگم کمرے کے اندر چلی گئی ہیں چھت پر میں نے دیکھا۔ کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب آگ تاپ رہے ہیں۔ اور کھانا کھا رہے ہیں۔ آگ سنہری نہیں معلوم ہوتی۔ مگر ان کو گرمی پہونچا رہی ہے۔

ان کے پاس بہت سے جماعت کے احباب بھی ہیں۔ میں نے حضرت میاں صاحب سے پوچھا۔ کہ آپ تو لڑائی کرنے گئے تھے۔ اور اب آرام سے یہاں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ "ہم نے دشمن کو شکست دیدی" اس کے بعد آسمان سے سیاہی دور ہو گئی۔ اور آسمان صاف ہو گیا۔ میں نے عرض کی۔ کہ آپ بے فکر ہو کر نہ بیٹھیں۔ دشمن موقعہ دیکھکر پھر حملہ کر دینگے۔ انہوں نے فرمایا "دشمن میں اب حملہ کی تاب نہیں ہے" اس پر میں مطمئن ہو گئی۔

اس کے بعد میں نے گلی میں دیکھا۔ تو وہاں پر بہت سے بوڑھے بوڑھے اور بڑی بڑی پگڑیوں والے احمدی احباب کھڑے تھے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ لوگ لڑائی میں فتح پاکر آئے ہیں۔ مگر ان کے جسم پر کوئی خون کا دھبہ یا زخم نہیں تھا۔ میں نے پھر حضرت میاں صاحب سے پوچھا۔ کہ یہ لوگ ابھی لڑائی کر کے آئے ہیں۔ ان پر تو خون کا ایک دھبہ بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا "لڑائی ہی ایسی تھی" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(امینہ رشید قادیان)

(۶۶)

صبح کی نماز کے وقت میں اپنے مکان پر کھڑی کیا دیکھتی ہوں۔ کہ مغرب کی طرف نصف چاند چڑھا ہوا ہے۔ اور مشرق کی طرف پورا چاند چڑھا ہوا ہے۔ جس کی روشنی سرخ ہے میری اماں جان نے اباجی سے کہا۔ کہ بھلا مکان پر چڑھکر دیکھو۔ تو یہ سرخ روشنی کیسی ہے۔ اباجی نے دیکھکر کہا۔ کہ یہ تو قیامت آگئی۔ اور وضو کرنے کا حکم سب کو دیا۔ اس کے بعد ہم سب گھر والے صف میں کھڑے ہو کر یاحیّ یا قیّوم اور درود شریف پڑھنے لگ گئے جب نماز سے ہم فارغ ہوئے تو بھونچال کے آہستہ آہستہ جھٹکے آنے لگ گئے۔ اس پر میری والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ استغفار پڑھو ہم سب استغفار پڑھنے لگ گئے۔ تب بھونچال بند ہو گیا۔ میری والدہ صاحبہ سخت متفکر ہیں۔ کہ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب میانوالی سے نہیں آئے۔ اس کے بعد اچانک بھائی صاحب بھی معہ اہل و عیال اور چند مبلغین کے آپہونچے۔ ڈاکٹر صاحب آتے ہی فرمانے لگے۔ کہ گھبراؤ مت یہ قیامت نہیں یہ عذاب الٰہی ہے جو احرار کے لئے ہے۔ جنوب کی طرف احراریوں کے مجمع سے بہت غل پیدا ہو رہا ہے۔ اور ہم مارے گئے ہمارے لئے عذاب آگیا۔ کی آوازیں آرہی ہیں۔ ان میں سخت بےچینی ہے۔ پھر میرے والد صاحب بہت گھبرائے اور کہنے لگے۔ کہ ہم اکیلے ہیں کیا کرینگے۔ لیکن میرے بھائی صاحب فرمانے لگے۔ کہ یہ عذاب احمدیوں کے لئے نہیں۔ یہ وہ عذاب ہے جو پٹنہ اور سرینگر میں تھا۔ احمدیوں کو نقصان نہ ہوگا۔ مبلغ صاحبان یہ پڑھ رہے تھے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پھر عذاب ہٹ گیا۔ اور دور دور سے اخباریں آگئیں۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ احمدی سب بچ گئے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی: (رشیدہ بیگم دختر چوہدری مہرالدین صاحب سکنہ بوبک متر ضلع سیالکوٹ۔

(۶۷)

میں نے دیکھا۔ کہ ایک مکان ہے جس کی چھت خام ہے۔ اور پرانی طرز کے نمونہ پر چھت میں ایک سوراخ (جو کہ ہوا کی آمد و رفت کے لئے رکھا جاتا ہے) ہے۔ مکان توڑی کا بھرا ہوا ہے میں چھت پر سویا ہوا ہوں۔ یکایک میری آنکھ کھل گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سوراخ میں سے آگ کے شعلے سخت تیزی سے نکل رہے ہیں میں فوراً ہوشیار ہو گیا۔ اور آگ کے شعلوں پر قابو پانے کے لئے میں نے سوراخ پر ایک پھٹا رکھکر اس کے منہ کو بند کر دیا۔ اور اس کے اوپر خود کھڑا ہو گیا۔ تاکہ سوراخ میں سے ہوا نکلے اور نہ آگ زیادہ ہو۔ مگر آگ اس قدر تیز ہے کہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ارد گرد کے گھروں کو بھی فنا کر دے گی۔ نیچے مکان میں ایک پہرے دار اس کے بجھانے کا انتظام کر رہا ہے۔ مگر میں اپنے ارد گرد کچھ نہیں دیکھتا۔ کیونکہ نہ کوئی آدمی ہے۔ اور نہ ہی پانی۔ معاً اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں تحریک کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایک دُعا رب فاحفظنی و انصرنی و ارحمنی سکھائی ہے۔ میں وہ کیوں نہ پڑھوں۔ سو میں نے یہی دعا پڑھنی شروع کر دی۔ اور مکان کے نیچے کی طرف دوڑا جب نیچے آکر دیکھتا ہوں تو آگ بجھ چکی ہے۔ اور بغیر کسی قسم کے نقصان کے۔ ہاں مکان میں معمولی سا دھواں ہے۔ اور توڑی ذرا سی سیاہ ہو گئی ہے۔ یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی۔ اور میری زبان پر یہی دُعا جاری تھی۔ "رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی"

(خواجہ) محمد عبداللہ بنگوی)

(۶۸)

میری چھوٹی بیوی محمد بی بی فردوس صاحبہ نے دیکھا۔ کہ ایک نہر ہے۔ جو بہت وسیع پیمانہ پر ہے۔ اس میں تھوڑا تھوڑا پانی جاری ہو کر نہر بھر گئی۔ اس کے پاس وسیع میدان ہے اس میدان میں بہت بڑا ہجوم ہے۔ جس میں مستورات آدمیوں کی نسبت کثرت سے ہیں اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ جوش و خروش کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ زمین و آسمان کے درمیان دھند ہے۔ اس دھند کو دیکھکر عورتیں اللہ اکبر کے نعرے لگا رہی ہیں۔ اور زبان سے یہ الفاظ کہتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ روشنی کرے۔ پھر روشنی نمودار ہو گئی۔ اس کے بعد کیا دیکھتی ہوں۔ کہ اس وسیع میدان میں ایک بہت بڑا ابز شاخوں والا درخت ہے۔ جو بہت اونچا اور خوبصورت ہے۔ اس کے ساتھ ایک سیڑھی لگی ہوئی ہے لوگ کہتے ہیں۔ کہ جو اس سیڑھی کے راستہ درخت کے اوپر سے گذر کر دوسری طرف چلا جائے گا۔ وہ فتحیاب ہو جائیگا۔ اس پر حضور اور سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ معہ حضور کے ایک چھوٹے لڑکے کے جس کی عمر ۱۲ سال معلوم ہوتی ہے۔ اس سیڑھی کے راستہ گذر کر درخت کے دوسری طرف چلے گئے۔ تینوں کے پاؤں میں کوئی چھنکار کرنے والی چیز تھی۔ جس سے وہ چھن چھن کرتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔ (مولا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی علاقہ سرگودھا)

(۶۹)

دیکھا کہ مسجد مبارک کے نیچے بہت سے لوگ جمع ہیں۔ ایک چھوٹی سی موٹر کار کھڑی ہے۔ اس کی پچھلی گدیوں پر حضور اور ایک سفید ریش بزرگ بیٹھے ہیں۔ بزرگ کے سب کپڑے سفید ہیں۔ اور انہوں نے ایک سفید لٹھے کی ٹوپی بھی پہنی ہوئی ہے۔ اور تسبیح ہاتھ میں ہے۔ اگلی گدیوں پر ایک ڈرائیور بیٹھا ہے۔ اور ایک آدمی بھی جس کی گھنی سیاہ داڑھی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ حضور کو کہہ رہے ہیں۔ کہ حضور وہاں نہ جائیے۔ وہاں خطرہ ہے۔ (یہ نہیں معلوم ہوتا۔ کہ حضور کہاں جا رہے ہیں) اس پر حضور فرماتے ہیں۔ میں وہاں ضرور جاؤنگا۔ اور موٹر کار چل پڑتی ہے۔ بعد اس کے ایک شخص گذرتا ہے جو سائیکل پر ہے۔ اور بلند آواز سے کہتا جاتا ہے "محمودؔ خدا کا خلیفہ اور امام ہے" اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضور واپس تشریف لا رہے ہیں اور اپنی ہی موٹر کار سے اتر رہے ہیں۔ لوگ جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے اور میں نے "احمدیت زندہ باد" کا نعرہ لگایا۔ (شیخ عبدالمنان ولد شیخ احمد اللہ صاحب قادیان۔

(۷۰)

بندہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک جلسہ میں حضور تقریر فرما رہے ہیں۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے کہ کوئی شخص مجھ کو قتل نہیں کر سکتا۔ حاضرین جلسہ میں احراری بھی ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا:۔ "کون ہے جو خدا تعالےٰ کے شیروں پر ہاتھ ڈال سکے" اس کے بعد حضور سب کے پاس بے خوف اور بغیر کسی پہرہ کے گذر جاتے ہیں: (خاکسار احمد مصطفےٰ ...

# گروہ احرار کی سیاسی قلابازیاں

## رازہائے درون پردہ کا انکشاف

از قلم — سکرٹری صاحب احرار رفیارم لیگ لاہور

"الفضل" قادیان کی کسی گذشتہ اشاعت میں چند سوالات بھیجے تھے۔ جن کے جوابات ابھی تک "احسان"، اور احرار کی طرف سے شائع نہیں ہوئے۔ یہ ظاہر کر دینا نہایت ضروری ہے کہ ہمارا مطمع نظر ذاتی حملوں سے بلند تر رہ کر اصولی اختلافات کو نہایت متانت کے ساتھ پیش کرنا ہے۔ اور اس طرح اُن سادہ لوح بھولے بھالے مسلمانوں کو جو اس انتہائی اقتصادی مشکلات کے زمانہ میں بعض عیار اور خود غرض لوگوں کا آلۂ کار بن رہے ہیں حقیقتِ حال سے آگاہ کر کے اپنا اخلاقی فرض ادا کرنا ہے:۔

### احرار کی ہنگامہ آرائی کی وجہ

"احرار" سے نہ ہمیں کوئی ذاتی کدورت ہے اور نہ اُن کے لائحہ عمل سے کوئی سروکار۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ اور ہمارے احراری دوست بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ساری ہنگامہ آرائی کیوں عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اور یہ موسمی لیڈران کونسے عزائم کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ پبلک کو وقتی طور پر ہنگامہ خیز تقاریر سے متاثر کر کے وقتی قربانی کے لئے تیار کر لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ ایک ہی شخص اور ایک ہی جماعت مختلف رنگوں میں پبلک کے سامنے آتی ہے۔ اور کسی ایک کام کو بھی پایۂ تکمیل تک پہونچائے بغیر ایک دُوسرا چولہ بدل لیتی ہے۔ اور یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کے جذبات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور جب ایک جذباتی دور ختم ہو۔ لوگ تدبر و تفکر کے منازل طے کر کے احتساب کرنے کے درپے ہو جائیں۔ تو اس وقت فوراً ایک دوسرا جذباتی پہلو اختیار کر لیا جائے۔

### مسلمانوں کی سیاسی راہ نمائی

"احرار" کے نام سے اس وقت وہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کا سیاسی راہ نما بتاتے ہیں۔ اور عرصۂ دراز تک مذہبی رنگ میں کام کرنے والے لوگوں کو وہ بزدل۔ ڈرپوک اور مسجدوں میں وظیفہ پڑھنے والے بتا کر اپنی بہادری کا سکہ جماتے رہے۔ اس طرح ہزارہا روپیہ اکٹھا کیا گیا۔ ہزارہا مخلص نوجوانوں کو غلط استعمال کر کے ان کی زندگیاں تباہ کر دی گئیں۔ سیاسی رنگ میں کوئی قابلِ قدر کام کئے بغیر گذشتہ چند سالوں میں کئی پروگرام قوم کے سامنے پیش کئے۔ اور ہر ایک سے مادی فائدہ اٹھا کر اُسے اس طرح ملتوی کر دیا۔ جیسا کہ اُسے شروع ہی نہیں کیا گیا تھا۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ ان سیاسی قلابازیوں کا ایک مختصر خاکہ کھینچ دوں۔ تاکہ پبلک خود فیصلہ کرے۔ کہ اب اس جماعت کے کارناموں کے پیش نظر ایسے راہ نماؤں سے کیا سلوک کرنا چاہیئے:۔

### لاہور کانگرس سیشن

میں خود، اور میرے احباب ان بدقسمت نوجوانوں میں سے ہیں۔ جو قومی لیڈروں" پر ایک عرصہ دراز تک اعتماد کر کے ان کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے رہے۔ اور اس طرح اپنا بہت کچھ نقصان کیا:۔

بحمد اللہ ہم اتنے تجربہ کار ضرور ہو گئے ہیں کہ اب شائد ہمیں کوئی شخص غلط استعمال نہ کر سکے۔ لاہور میں کانگرس کا اجلاس اپنی مثال آپ تھا۔ جواہر لال نہرو صدر کانگرس کا بے نظیر جلوس لاہور میں یادگار رہے گا۔ یہی احراری لیڈر اس وقت گلا پھاڑ پھاڑ کر ہمیں ناصحانہ انداز میں تلقین فرماتے تھے۔ کہ اب مسلمانوں کی فلاح صرف اسی طریق کار میں ہے۔ کہ ہم جوق در جوق کانگرس میں گھس جائیں۔ اور اس طرح اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے اس جنگ آزادی میں قربانیاں دیں۔ تاکہ بقول ان احراری بزرگوں کے ۱۹۳۲ء میں آزاد ہندوستان میں ہمیں زیادہ سے زیادہ حقوق مل سکیں:۔

### علی برادران

حبیب الرحمٰن و عطاء اللہ صاحبان اس وقت علی برادران کے متعلق نہایت زور سے یہ کہتے تھے۔ کہ گو ہم ان کے طفیل ہی کانگرس میں آئے۔ لیکن وہ میدان چھوڑ گئے ہیں اور اب ہمیں دُگنا کام کرنا ہے۔ تاکہ ان کی کمی بھی پوری کر سکیں۔ خدا غریق رحمت کرے مولانا محمد علی کو۔ اور لمبی عمر دے بابا شوکت کو کہ وہ پُر زور الفاظ میں کانگرس میں شامل ہونے سے مسلمانوں کو منع کرتے رہے:۔

قطع نظر اس امر کے کہ ہم نے اس وقت علی برادران کے مشورہ کی پروا نہ کرتے ہوئے کانگرس کا ساتھ دیا۔ اور جمعیتہ شبان اسلام وغیرہ کئی جماعتوں کے نام سے کانگرس کا زور دار پروپیگنڈا کیا۔ یہ نوجوانان اسلام کی مخلصانہ مساعی کا نتیجہ تھا۔ کہ کانگرس کے اس سیشن میں ان لیڈروں کی ساکھ قائم رہی۔ اور یہ لوگ اپنی سنہری اور روپہلی اغراض میں کامیاب ہوئے:۔

### عطاء اللہ بخاری کا وعظ

مجھے خوب یاد ہے۔ کہ انجمن خدام الدین کی مسجد میں بخاری صاحب نے چلا چلا کر کہا تھا۔ کہ مسلمانو تم کانگرس میں شامل نہیں ہوتے ........ دیکھو جھنڈا لہرانے کے بعد جواہر لال نے گانا گایا۔ اور سب ناچنے لگ گئے۔ کاش کہ وہاں کوئی مسلمان صدر ہوتا۔ تو دو رکعت نماز نفل ادا ہوتی ......

غرض کہ پورے جوش کے ساتھ مسلمانوں کو اپنی فلاح کے لئے صرف کانگرس کا رہین منت بتایا گیا۔

### کیا احرار اس تبدیلی کی وجہ بتا سکتے ہیں

سول نافرمانی ہوئی۔ گھر بھوں کو تباہ و برباد کیا گیا۔ مجھے ابھی تک کئی نوجوانوں کے نام معلوم ہیں۔ جو محض ان لچھے دار تقریروں کا شکار ہوئے۔ اور کانگرس کے شور و غوغا کے سلسلہ میں جیل میں سڑتے رہے۔ اور باہر آ کر بھی ہمیشہ کے لئے در بدر اور خاک بسر ہو کر رہ گئے۔ خدا جانے کیوں؟ تھوڑے عرصہ کے بعد یہی لیڈرانِ عظام ہمیں یہ وعظ سناتے ہوئے ممبروں اور جلسہ گاہوں میں نظر آئے "مسلمانو! کانگرس ملک کے لئے ایک لعنت ہے۔ یہ ہندوؤں کی پچھو ہے۔ تم اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب تک اپنی مستقل حیثیت ہندوستان میں قائم رکھو":۔

### حبیبیہ ہال میں سرگوشیاں

ان دنوں اسلامیہ کالج کے ہال میں احرار اسلام کا جلسہ ہوتا ہے۔ ریزولیوشن پاس ہوتے ہیں۔ کانگرس کو چیلنج دے دیا جاتا ہے کہ اب اس کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ بخاری، مشیر اور لدھیانوی بیراب ملک میں آگ لگا دیں گے:۔

### ظفر علی خاں صاحب کی علیحدگی

مگر اس موقعہ پر یہ لوگ باوجود انتہائی کوشش کے ظفر علی خان صاحب کے ساتھ نہ ملا سکے "زمیندار" کی پالیسی ان کے خلاف رہتی ہے۔ کئی نوجوان بھی اس اختلاف کی وجہ سے بدظنی کا شکار ہوتے ہیں۔ میری موجودگی میں احرار کا خزانچی ایک سو روپیہ کا نوٹ لے کر اور اختر علیخان کو ساتھ لے کر حضرت ظفر علی خان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اس وقت بیٹے اور ابا میں یہ گفتگو ہوئی:۔

**اختر**:۔ ابا! یہ اخبار کی اعانت کے لئے ایک سو روپیہ پیش کرتے ہیں۔ اسے قبول کر لینا چاہیئے:۔

**ابا**:۔ (برہم ہو کر) کیا احرار ہمیں خریدنا چاہتے ہیں۔ ہم با اصول آدمی ہیں۔ اگر ضمیر فروشی کرنی ہوتی۔ تو ہم آج سو ہزار روپیہ ریاست حیدر آباد سے لے سکتے ہیں۔ یہ کیا حرکت ہے:۔

**بیٹا**۔ ابا! یہ رشوت نہیں دیتے۔ یُوں مدد کر رہے ہیں:۔

**ابا** (ذرا نرم لہجہ میں) بھائی ہمارا اختلاف اصُولی ہے۔ اچھا تم جانو۔ تمہارا کام۔

یہ سو روپیہ کا نوٹ کس طرح اعانت "زمیندار" میں صرف ہوا۔ اور اس کے نتائج کیا ہوئے۔ یہ سب پس پردہ کا معاملہ ہے۔ ہاں احرار نے "زمیندار" کی اعانت کی۔ اور مقصد یہ سامنے رکھا۔ کہ حضرت ظفر علی خان اپنی مخالفت سے باز آ جائیں یا کم از کم نرم ہو جائیں:۔

اس طرح جتھا بنا کر کن اغراض مشئومہ کو پورا کیا گیا۔ اس کا مختصر سا خاکہ اگلی قسط میں پیش کیا جائے گا جس کے متعلق ہم ابھی سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ فرضی قصے نہیں۔ ان واقعات میں سے اگر کسی ایک کی کوئی شق بھی خلاف حقیقت ثابت ہو۔ تو ہم انہیں صاحب اغراض کے تنور شکم کے لئے ایک ہزار روپیہ بطور ایندھن مہیا کر سکتے ہیں:۔

# مسلمانوں کے واحد تعلیمی ادارہ کو برباد کرنیکی سازش

## انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں احراریوں کا شرمناک مظاہرہ

### کشیت



انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر حال ہی میں احراریوں نے جو شورش پیدا کی۔ اور اپنی تہذیب و شرافت کا شرمناک مظاہرہ کیا اور جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے۔ کہ مسلمانان پنجاب کی سب سے بڑی انجمن بھی ان کے ساتھ شریک ہے۔ اسکی نسبت معزز معاصر سیاست نے مفصل تبصرہ کیا ہے۔ اس سے پہلی قسط ۳۰ اپریل کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اب دوسری قسط پیش کی جاتی ہے۔

---

انجمن حمایت اسلام لاہور ایک محض علمی ادارہ ہے جس کی مساعی مسلمانوں کی علمی خدمت تک محدود ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اس کے ماتحت ایک یتیم خانہ بھی ہے۔ جس کو محض علمی ادارہ نہیں کہہ سکتے لیکن یتیم خانہ کا مدعا بھی محض یہ ہے کہ قوم کے لاوارث لڑکوں اور لڑکیوں کو زیر پرداخت رکھ کر تعلیم دی جائے۔ الفاظ حمایت اسلام کے لغوی معنی بہت وسیع ہیں اور اگر ان کو ان کے لغوی معانی میں لے کر انجمن پر اعتراض کیا جائے۔ تو چین کے مسلمانوں کے مصائب سے لے کر مراکش تک کی مسلم آبادی کی ہر تکلیف کے موقعہ پر انجمن کے خاموش رہنے کو اس کا جرم قرار دیا جا سکتا ہے لیکن کوئی شخص جو بدطینت یا بدباطن نہ ہو۔ انجمن کو اس وجہ سے مورد الزام نہ ٹھہرائیگا کہ حرم محترم میں گولی چلنے کی وجہ سے اس نے کیوں ابن سعود کے خلاف آواز بلند نہیں کی۔ یا عبدالغفار خاں کی گرفتاری پر اس نے کیوں احتجاج نہیں کیا۔

---

بہ نظر انصاف دیکھا جائے تو انجمن کا خدمت ملت کے لئے ایک مخصوص شعبہ کو چن لینا اس کا عیب نہیں بلکہ اس کی خوبی ہے۔ آج میدان سیاسیات میں مسلم لیگ مسلم کانفرنس خلافت کمیٹی یونیٹی بورڈ اور متعدد دوسری مسلم جماعتوں میں چپقلش اور کشاکش جاری ہے۔ جس سے شیرازہ ملت بکھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر "حمایت اسلام" میں سیاسیات کو شامل سمجھ کر انجمن بھی پولیٹیکل میدان میں کود پڑے تو سوائے ازیں اس کا اور کیا نتیجہ نکلے گا کہ باہمی انتشار اور بڑھ جائے گا۔ اور کشاکش میں اضافہ ہو جائیگا۔ انجمن کا سیاسیات اور بیرونی و اندرونی غیر تعلیمی معاملات سے الگ تھلگ رہنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ملت کی تعلیمی سرگرمیوں میں ملازمین حکومت بھی حصہ لے سکتے ہیں اور انجمن کی آمدنی کا بیشتر حصہ احرار جیسی زرچندہ کو گاؤ خورد کرنے والی بددیانت جماعت کی جیبوں سے نہیں نکلتا۔ بلکہ اس کا حصہ کثیر مسلمان سرکاری ملازموں کی جیبوں سے نکلتا ہے۔ علاوہ بریں ہر تعلیمی ادارہ کو جو مسلم ہو یا غیر مسلم حکومت اس شرط پر امداد دیتی ہے۔ کہ وہ سیاسیات سے الگ تھلگ رہے یہی وجہ ہے کہ لاہور کے آریہ۔ سناتنی۔ سکھ اور مشن کالج سب کے سب سیاسیات سے الگ رہتے ہیں انجمن کو حکومت سے جو مالی امداد ملتی ہے۔ وہ بہت ہی معقول ہے اور مجھے یہ تسلیم کرنے میں ذرا بھی باک نہیں۔ کہ اگر انجمن احرار جیسی کسی دشمن ملت جماعت کی شرارت کی وجہ سے اپنے موجودہ صلح کل مسلک سے الگ ہو کر حکومت کی زر اعانت کو کھو بیٹھے۔ تو مجھے ہرگز یہ یقین نہیں ہے کہ مسلمانان پنجاب یا ہندوستان اس کی مالی ضروریات کے کما حقہ کفیل ہو سکیں گے۔

---

بوجوہات بالا انجمن مجبور ہے۔ کہ حکام اس طبقہ کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے نہ صرف یہ بلکہ چونکہ انجمن مسلمان بچوں کو تعلیم دیتی ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ سنی۔ وہابی۔ حنفی۔ شیعہ۔ قادیانی احمدی چکڑالوی وغیرہ کی تمیز ان معنوں میں روا نہیں رکھ سکتی۔ کہ فلاں حصہ امت کے طلباء کالج میں داخل نہ ہو سکیں گے اس لئے انجمن یہ بھی نہیں کر سکتی کہ مسلمانان ہند میں جو اختلاف عقاید موجود ہے ان میں دخل دے کر کسی گروہ کو اپنا مخالف بنالے اختلاف عقائد کی وبا مسلمانوں تک محدود نہیں۔ ہندو اور سکھ بھی اسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے اپنے تعلیمی اداروں کو اس کشاکش سے پاک رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح انجمن حمایت اسلام بھی جنگ عقاید سے بالاتر ہے۔ اور اس کی گذشتہ پچاس سالہ زندگی میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مسلمانوں کے کسی فرد یا گروہ کے خلاف عقیدہ کی بناء پر کوئی قرارداد منظور کی گئی ہو یا تحریک پیش یا پاس کی گئی ہو۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں اب بیداری پیدا ہو رہی ہے لیکن تف ہے اس بیداری پر جو تفرقہ پردازی اور اختلاف کی نئی نئی راہیں نکالے اور نئے نئے حیلے پیدا کر رہی ہے تو مسلمانوں کی گذشتہ نسل ہی بہتر تھی۔ جو اتحاد ملت کی ضرورت کو سمجھتی اور قبول کرتی تھی۔ اور جس نے اس پالیسی کو اختیار کر کے ایک ننھی منی انجمن کی بنیاد ڈالی۔ اور اس انجمن کو باہمی تصادم سے محفوظ رکھ کر ایک عظیم الشان ادارہ بنا کر ہمارے سپرد کیا اور تف ہے ہم مدعیان خدمت اسلام پر جو اس امانت کو محض اس لئے برباد کرنے پر تل گئے ہیں کہ ملک کی سیاسی زندگی میں ہمارا وقار بڑھ جائے اور ہم کانگرس کو یہ یقین دلا سکیں کہ انتخابات میں ہم غداران ملت کو کامیاب بنا سکینگے اور یوں ہم اس قابل ہو جائیں۔ کہ یوسف ملت کو چند کھوٹے دراہم کے عوض کانگرس کے ہاتھوں میں فروخت کر سکیں۔

---

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ آمدم برسر مطلب انجمن حمایت اسلام کے متعلق ثابت کر چکا ہوں۔ کہ اس کی تاریخ اس کی روایات اور اس کی ضروریات کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سیاسیات اور عقائد کی جنگ سے علیحدہ رہے۔ اور مسلمانوں کی باہمی کشاکش (خواہ اس کا اساس کچھ بھی کیوں نہ ہو) اس کے خارزار سے اپنے دامن کو بچائے رکھے۔ شرط انصاف یہ ہے کہ موجودہ کارپردازان انجمن نے اس پالیسی کو خوب نباہا ہے۔ اور اس کا سہرا انجمن کی کونسل کے ہر رکن کے بعد اس کے ادارہ اہتمام کے سپرد ہے۔ جن میں سے قابل ذکر و تشکر مولانا غلام محی الدین خان صاحب ایڈووکیٹ شیخ عظیم اللہ صاحب ایڈووکیٹ حاجی محمد حفیظ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لاء ہیں سالانہ جلسہ ہی کے وقت نہیں بلکہ یہ لوگ اور ان کے رفقاء سال بھر اپنا مالی نقصان گوارا کرتے ہیں۔ وقت عزیز خرچ کرتے ہیں۔ محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں اور انجمن کا کام چلاتے ہیں آج انجمن پنجاب ہی میں نہیں ہندوستان بھر میں اپنی شان کے لحاظ سے ایک بے نظیر علمی ادارہ ہے۔ لیکن کیوں؟ اس لئے کہ اس کے گذشتہ اور موجودہ کارکنوں کی ہمت محنت قابلیت اور ایثار نے اس کو اس رفعت پر پہنچا دیا۔ جس پر ہم آج اس کو دیکھ رہے ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

---

سالانہ جلسہ ہی کو لیجئے۔ اس میں پنجاب کے گورنر بہادر آئے اور ان کی تشریف آوری سے انجمن کو ہر طرح کا فائدہ پہنچا۔ وقار میں اضافہ ہوا عمدہ مشورہ ملا۔ اور حکومت کی طرف سے مالی امداد کی توقعات پیدا ہو گئیں مسلم زعمائے ہند میں سے نواب صاحب چھتاری اور نواب صدر یار جنگ جیسی ذی عزت اور ذی وقار اور ذی فہم ہستیاں رونق افروز محفل ہوئیں اور یہ سب کچھ مولانا غلام محی الدین خان صاحب اور ان کے چند رفقاء کی شب و روز کی اس محنت کا خوشگوار نتیجہ تھا۔ جو وہ کئی مہینوں سے مسلسل و متواتر فی سبیل اللہ کر رہے تھے اور جب سالانہ جلسہ پر انجمن کا وسیع پنڈال ہزارہا مسلمانوں سے بھر گیا۔ اور پنجاب سرحد اور دہلی تک کے مسلمان محض اس جلسہ سے متمتع ہونے کے لئے دور دراز اضلاع سے کلفت سفر و صعوبت راہ برداشت کر کے پہنچے۔ تو جو مسرت مولانا ئے موصوف اور ان کے رفقاء کو ہوئی اس کا اندازہ ان کے سوا اور کون لگا سکتا ہے۔ اور بالخصوص

اس مسرت کا اندازہ وہ بے درد لوگ نہیں لگا سکتے تھے۔ جو دہلی دروازہ کے باہر اس گروہ کے سامنے چلانا باعث عزت سمجھتے ہیں۔ جس کی تعداد ڈفلی بجا کر بندریا نچانے والے کے گرد وپیش کے انبوہ سے کبھی زیادہ نہیں ہوئی۔

---

انجمن کے جلسہ میں تقریریں بھی بے نظیر ہو رہی تھیں۔ اور چندہ کی رفتار بھی حیرت افزا تھی۔ شیرانوالہ دروازہ کے مولانا احمد علی صاحب کے سوا کوئی تقریر پھیکی نہیں رہی۔ کچلو جیسے زعیم ملت نے مجلس کو خطاب کیا۔ مولانا غلام مرشد صاحب ایسے ماہر فن خطابت نے حاضرین کو مسحور و محظوظ فرمایا۔ خواجہ دل محمد صاحب کی نظموں سے حاضرین شادکام ہوئے۔ اور یہ سب کچھ ذمہ داران اجتماع اور ان کے فاضل و ہمدرد ملت سرگروہ مولانا مولوی غلام محی الدین خاں کے لئے از بس مسرت آگیں اور حوصلہ افزا تھا۔ اور خیال یہ تھا۔ کہ یہ جلسہ تعداد حضار۔ فضیلت خطاب اور اجتماع زر کے لحاظ سے بے عدیل و بے نظیر ثابت ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کا وہ دوست نما دشمن گروہ جو کھوٹے داموں پر کشمیر الور اور کپورتھلہ کے مسلمانوں کو فروخت کر چکا ہے۔ جس نے میکلیگن کالج کے مسلمان طلباء کا بیڑہ سٹی مجسٹریٹ لاہور کی جائے کی ایک پیالی میں غرق کر دیا۔ اٹھا اور اس نے اپنی شرارت سے تمام کو خاک میں ملا دیا۔

---

## احراری واقفیت رکھنے والوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے

احراری لیڈران لوگوں کو تو غلط بیانیوں کے ذریعہ دھوکہ دے سکتے اور غلط فہمی میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ جو بالکل ناواقف ہوں۔ لیکن جنہیں حالات کا کچھ بھی علم ہو۔ وہ ان کے فریب میں نہیں آسکتے۔ بلکہ دوسروں کو بھی غلط فہمی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی مراسلت سے ظاہر ہے۔

حال میں عطاء اللہ صاحب نے بٹالہ میں جو لیکچر دیا۔ اس کے متعلق ایک دوکان پر بیٹھے کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے۔ ایک نے کہا۔ آج رات عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے وعظ کرتے یہ بیان کیا۔ کہ مرزا محمود احمد عدالت میں گواہی دینے آئے تو عدالت نے سوال کیا۔ تمہارے باپ کا اور بھائیوں کا کیا نام ہے۔ مگر ان سے بولا ہی نہ گیا آواز ان کے منہ سے نہ نکلتی تھی۔ ناک میں بولتے تھے۔ اور ناک لکڑی کا لگوایا ہؤا تھا۔

اس پر دوکاندار نے کہا یہ بات بالکل جھوٹی ہے۔ میں نے کئی دفعہ مرزا صاحب کو یہاں سے گذرتے دیکھا ہے۔ جلسہ پر بھی قادیاں جا کر دیکھا ہے میں احمدی نہیں۔ مگر وہ بڑے خوبصورت اور بڑے عقلمند اور عالم ہیں۔ گورداسپور میں بھی میں نے جا کر دیکھا وہ بڑی شان سے شہر میں داخل ہوئے۔ موٹریں ان کی موٹر کے ساتھ تھیں۔ اور قریباً ۴۰۔ یا ۵۰ سائیکل سواران کے آگے پیچھے چلتے تھے اور با پیادہ لوگوں کا شمار نہ تھا۔ جو ان کے ساتھ رہتے تھے۔ بلا تمیز احمدی و غیر احمدی سب کو کھانا کھلاتے رہے۔

ایک نے کہا۔ جب کہ مرزا صاحب اپنی کتابوں میں بار بار۔ لکھتے ہیں کہ بڑے مرزا صاحب نے جو کچھ لیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور ان ہی کے طفیل لیا ہے۔ اور وہ اپنی جماعت سے اقرار لیتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرو۔ تو پھر باقی کیا رہ گیا۔ ہمارے مولوی بہت جھوٹ بولتے اور بھیانک صورت میں پیش کرتے ہیں۔ (خاکسار۔ عطاء اللہ از بھینی بانگر)

---

## جماعت احمدیہ کلکتہ اور سلور جوبلی

اراکین انجمن احمدیہ کلکتہ سلور جوبلی منانے کے لئے ایک پبلک جلسہ انجمن ہال میں کرینگے۔ جس میں احمدی لیکچرار حکومت برطانیہ کی برکات' اور اس نے اہل ہند پر احسانات کے موضوع پر لیکچر دیں گے۔ ہال کے باہر چراغاں کیا جائیگا۔ جلسہ کے بعد غرباء میں کھانا تقسیم کیا جائیگا۔ اور حضور ملک معظم کی درازئے عمر کے لئے دعا کی جائے گی۔ (نامہ نگار)

---



# "احسان" کی ایک غلط بیانی کی تردید

## ایک غیر احمدی کی طرف سے

مکرم جناب ایڈیٹر الفضل۔ قادیان

السلام علیکم۔ آج میں جناب محمد عبد اللہ صاحب احمدی آنریبل اینڈ کو کی دوکان پر بیٹھا ہؤا الفضل بابت ۳۰ اپریل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ صفحہ ۵ کالم ۲ کے نیچے "احسان کی کذب بیانی کی تردید" پر نظر جا پڑی۔ اس عنوان کے ماتحت۔ بتلایا گیا ہے کہ ایچ۔ ایم۔ صابری نے لالہ موسیٰ کے کسی مناظرہ کی اطلاع احسان میں شائع کرائی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ تین قادیانی مشرف باسلام ہوئے۔

اگرچہ آپ نے اس امر کی تردید کر دی ہے۔ لیکن مناسب ہوگا کہ میں خود بھی اپنی طرف سے احسان کی غلط بیانی کی تردید کروں۔ خاکسار لالہ موسیٰ کا رہنے والا ہے۔ اور بادثوق کہہ سکتا ہے۔ کہ تمام شہر میں' میرا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔ آپ کو تعجب ہوگا۔ کہ میں عرصہ چار ماہ سے' لالہ موسیٰ سے غیر حاضر ہوں۔ اور لاہور کی ایک اسلامی انجمن کے مبلغ کی حیثیت سے مختلف شہروں کا دورہ کر رہا ہوں۔

آخر میں ایڈیٹر احسان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ خاکسار کی واقفیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ مجھے خواہ مخواہ بدنام نہ کریں۔ میں اگرچہ قادیانی نہیں ہوں لیکن میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ آپ میری طرف سے ایک غلط بیان شائع کر کے اسلامی شرافت کو برباد کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مورد عتاب ہوں۔

براہ کرام بیان مذکورہ جلد از جلد اخبار میں شائع فرما دیجئے۔ خاکسار۔ صابری

---

# جماعت احمدیہ کوہاٹ کا جلسہ

## مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں تقریریں

مخالفین کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے جماعت احمدیہ کوہاٹ نے ۲۸ اپریل چار بجے شام ایک جلسہ منعقد کیا۔ خاکسار نے وفات مسیح علیہ السلام از روئے قرآن کریم پر تقریر کی۔ بعدہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے نہایت قابلیت کے ساتھ ان اعتراضات کے جواب دئے جو ماسٹر نظام دین صاحب کوہاٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر ایک جلسے میں کئے تھے۔ اگرچہ ماسٹر نظام الدین صاحب اپنے ساتھیوں سمیت جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ لیکن جانے کے بعد انہوں نے چند غیر احمدی بچوں کو اکسایا۔ کہ وہ جلسے میں جا کر شور مچائیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی بار ایسا کیا اور ماسٹر نظام الدین صاحب یہود نا مسعود کی راہ اختیار کرتے ہوئے لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ کے مرتکب ہوئے۔

مولوی صاحب موصوف نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور پورے طور پر اعتراضات کا قلع قمع کیا۔ ان کی تقریر کے بعد ایک مولوی صاحب نے نہایت تہذیب اور متانت کے ساتھ دس منٹ میں کچھ اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات نہایت تسلی بخش دئے گئے۔

بندہ۔ محمد اشرف خان سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوہاٹ

# بٹالہ کے احمدیوں پر مظالم

## حکام کی بے توجہی کا شکوہ

بٹالہ کے غریب احمدی ایک عرصہ سے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ راہ گذرتے احمدیوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ انہیں سُنا سُنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کی جاتی ہے۔ ہر طرح ستایا اور دکھ دیا جاتا ہے۔ اور یہ سختی روز بروز بڑھ رہی ہے۔

۱۔ چوراہہ بازار میں ایک غریب احمدی مہر دین محمد سبزی کی دوکان کرتا ہے۔ اُسے ستانے کے لئے ہر روز کچھ لوگ دوکان کے سامنے بیٹھکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کی انتہائی توہین و تذلیل کرتے ہیں۔ خریداروں کو سودا واپس کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور علے الاعلان مکمل بائیکاٹ کرنے پر لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔

۲۔ دین محمد ماشکی کا گھر بہ گھر پھر کر اس لئے بائیکاٹ کرایا جاتا ہے۔ کہ اس کا بھائی احمدی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے کر اپنی بے تعلقی کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔

۳۔ حکیم محمد شریف صاحب و میاں سعد محمد صاحب کو مختلف طریقوں سے تنگ کیا جاتا ہے۔

۴۔ شیخ محمد حسین صاحب احمدی دفتر قانونگو تحصیل بٹالہ کا "احسان" و "زمیندار" میں شائع شدہ بے بنیاد الزامات کی بناء پر تبادلہ کرادیا گیا ہے۔ عوام الناس کو احمدیوں کے خلاف متواتر مشتعل کیا جاتا ہے۔ اور اس قدر بُری شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ لوگ انہیں ایذا پہونچانا کارِ ثواب خیال کرنے لگ گئے ہیں۔

۵۔ جامع مسجد بٹالہ میں علاوہ اور موقعوں کے ہر جمعہ کے دن جبکہ ارد گرد کے علاقہ کے لوگ بھی بکثرت آئے ہوتے ہیں۔ منافرت انگیز و مشتعل کن تقریریں کی جاتی ہیں۔ سرکاری رپورٹر وہاں موجود ہوتے ہیں لیکن اس اشتعال انگیزی کا کوئی سدباب نہیں کیا جاتا۔

ب۔ جامع مسجد کے باہر شہر کے بڑے بازار اور شارع عام کے سرے پر ایک آہنی دروازہ نصب کیا ہوا ہے۔ جس پر احمدیوں کے خلاف بے حد اشتعال پیدا کرنے والی عبارت نظم و نثر میں لکھی ہے۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود اسے ہٹایا نہیں گیا۔ اس کے مقابلہ میں ایک احمدی کی دوکان سے ایک بورڈ حکام ضلع گورداسپور کے حکم سے محض اس بناء پر اتروا دیا گیا کہ اس پر حضرت باوانانک رحمتہ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا لکھا تھا۔

ج۔ ایک شخص عبداللہ ہر روز علے الصبح گلی گلی و کوچہ بکوچہ پھر کر احمدیوں کے خلاف نظم و نثر میں نفرت پیدا کرتا۔ اور لوگوں کو فساد پر آمادہ کرتا ہے۔ مگر اسے سرزنش کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ یہ شخص تمام افسران کے مکانوں و کوٹھیوں کے سامنے جا کر اپنی اشتعال انگیزی کا نمونہ دکھاتا رہتا ہے۔

حکام متعلقہ اگر اپنی فرض شناسی کی طرف ادنےٰ توجہ بھی دیں۔ تو یہاں بآسانی امن قائم ہو سکتا ہے۔ بٹالہ کے احمدی بے نتیجہ سمجھکر اب فریاد کرنا بھی فضول خیال کرنے لگ گئے ہیں (نامہ نگار)

# دیال گڑھ کے ایک احمدی کے کھلیان کو آگ لگادی گئی

دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں ۲۸ اور ۲۹ اپریل کی درمیانی شب کو چوہدری حکم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ دیال گڑھ کے کھلیان کو کسی شخص نے محض مذہبی عناد کی وجہ سے آگ لگادی۔ اس کھلیان کے ساتھ ہی چودہری صاحب کا گندم کا کھیت کھڑا تھا۔ اس کا بھی کچھ حصہ جل گیا چونکہ ہوا کا رُخ پلٹ گیا۔ اور اتنے میں کچھ لوگ بھی پہونچ گئے۔ اس لئے وُہ کھیت اور چودہری صاحب کا دوسرا کھلیان جو بالکل ہی قریب تھا بچ گئے۔ لیکن ان کا ایک کھلیان اور ان کے غیر احمدی بھتیجے کا کھلیان جل کر خاک ہو گئے۔ چودہری صاحب کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی ہرگز نہ تھی۔ بلکہ یہ بدترین فعل صرف مذہبی مخالفت کی وجہ سے کیا گیا۔ (نامہ نگار)

# بھڑتھانوالہ میں احمدیوں کے خلاف شرارت

بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور مخالفین اس ترقی کو روکنے کے [illegible] ہوئے وہاں کے پر امن احمدیوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔

پچھلے دنوں چٹھی رساں علاقہ سے بیعت کرنے والوں کے نام کے خطوط پر شرارت سے تحریر کر دیا۔ کہ "پانچ پانچ روپے ارسال کر دو۔ ورنہ بیعت منظور نہیں ہوگی۔ توقف نہ ہو" معلوم ہوا ہے۔ کہ افسرانِ محکمہ نے تحقیقات کر کے اُسے مناسب سزا دی ہے۔

حال میں تعزیہ کے دن جب کہ دو احمدی اپنے مکان پر کھڑے تھے۔ بعض غیروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کھڑے ہونیوالوں میں سے ایک شخص چودہری اللہ دتا پہلے بہت جوشیلا شیعہ تھا۔ مجمع کی صرف زیادتی دیکھکر احمدی نیچے اتر گئے۔ اس پر بھی مفسدین باز نہ آئے۔ اور چودہری فیروز علی صاحب نمبردار احمدی کے مکان پر آکر مطالبہ کرنے لگے۔ کہ اللہ دتا کو باہر نکال دو۔ آخر متعینہ کانسٹبل نے بڑی مشکل سے مجمع کو روکا۔ اور احمدیوں سے وعدہ کیا۔ کہ میں افسرانِ بالا کو رپورٹ کرونگا۔ مگر آج تک کوئی نتیجہ رونما نہیں ہوا۔ اس شرارت کے علاوہ مسمی منگا سے جو کہ احمدی اور بے کس مراسی ہے۔ زبردستی ماتم کرایا گیا۔ ہم افسرانِ بالا سے درخواست کرتے ہیں۔ وہ بہت جلد تحقیقات کریں۔ (نامہ نگار)

# کراچی میں کسی احمدی خاندان نے احمدیت ترک نہیں کی

اخبار احسان ۲۷ اپریل سے معلوم ہوا۔ کہ اس نے اپنے دجالانہ پروپاگنڈا کی فہرست میں "ایک مرزائی خاندان کی توبہ" کے عنوان سے "محمد صدیق کیماڑی کراچی" کا اضافہ کیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ کہ کوئی احمدی اس نام کا کیماڑی میں نہیں ہے۔ کیماڑی کراچی بندر کی گودی ہے۔ چھوٹی سی مزدوروں کی بستی ہے۔ تاہم خاکسار معہ دو دیگر احبابِ جماعت کے وہاں گیا۔ تا معلوم کریں۔ کہ وہاں کوئی "محمد صدیق" ہے بھی یا نہیں۔ جہاں تک دریافت کیا گیا۔ کوئی پتہ نہ ہی "محمد صدیق" اور نہ ہی ان کے "خاندان" کا مل سکا۔ احسان کا یہ اعلان محض دھوکہ اور فریب ہے۔ (خاکسار محمد صدیق قائم مقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی)

# نیلہ گنبد کے جلسہ کے متعلق زمیندار کی غلط بیانی

لاہور۔ ۴ مئی۔ زمیندار مورخہ ۳ مئی صفحہ ۴ میں "حزب الرسول" (جو لاہور کے باخبر حلقوں میں "قدی و صول" کے دلچسپ اور برجستہ نام سے مشہور ہے) کے ایک حصہ دار کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس نے مولوی ظفر علی کی ریس میں مولانا ظہور حسین کے نام کے ساتھ پادری کا لفظ لکھا ہے اور بیان کیا ہے۔ کہ آپ نے اپنی تقریر میں کسی ایک بات کا بھی مستند حوالہ پیش نہ کیا۔ حالانکہ اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ مولوی صاحب کی تقریر کے دوران میں جب ایک مخصوص ٹولی کے بعض افراد کی طرف سے "حوالہ پیش کیجئے حوالہ پیش کیجئے" کی آوازیں آنا شروع ہوئیں تو ان کی دیکھا دیکھی علام محمد شاہ صاحب نے بھی ایک آواز دیدی۔ صاحب صدر نے بظاہر ایک معقول آدمی دیکھکر اصولی طور پر یہ

جواب دیا۔ کہ دورانِ تقریر میں ہر بات پر مختلف لوگوں کو بار بار حوالہ دینے سے تقریر کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ تمام قابل حوالہ باتیں خاموشی سے نوٹ کرتے جائیں۔ تقریر کے اختتام پر آپ کو تمام حوالے د

# بٹالہ کے احمدیوں پر مظالم

## حکام کی بے توجہی کا شکوہ

بٹالہ کے غریب احمدی ایک عرصہ سے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ راہ گذرتے احمدیوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ انہیں سُنا سُنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کی جاتی ہے۔ ہر طرح ستایا اور دکھ دیا جاتا ہے۔ اور یہ سختی روز بروز بڑھ رہی ہے۔

ا۔ چوراہہ بازار میں ایک غریب احمدی مہر دین محمد سبزی کی دوکان کرتا ہے۔ اُسے ستانے کے لئے ہر روز کچھ لوگ دوکان کے سامنے بیٹھکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کی انتہائی توہین وتذلیل کرتے ہیں۔ خریداروں کو سودا واپس کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور علے الاعلان مکمل بائیکاٹ کرنے پر لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔

۲۔ دین محمد ماشکی کا گھر بہ گھر پھر کر اس لئے بائیکاٹ کرایا جاتا ہے۔ کہ اس کا بھائی احمدی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے کر اپنی بے تعلقی کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔

۳۔ حکیم محمد شریف صاحب و میاں سعد محمد صاحب کو مختلف طریقوں سے تنگ کیا جاتا ہے۔

۴۔ شیخ محمد حسین صاحب احمدی دفتر قانونگو تحصیل بٹالہ کا "احسان" و "زمیندار" میں شائع شدہ بے بنیاد الزامات کی بناء پر تبادلہ کرایا گیا ہے۔ عوام الناس کو احمدیوں کے خلاف متواتر مشتعل کیا جاتا ہے۔ اور اس قدر بُری شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ لوگ انہیں ایذا پہونچانا کارِ ثواب خیال کرنے لگ گئے ہیں۔

۵۔ (ا) جامع مسجد بٹالہ میں علاوہ اور موقعوں کے ہر جمعہ کے دن جبکہ اردگرد کے علاقہ کے لوگ بھی بکثرت آئے ہوتے ہیں۔ منافرت انگیز و مشتعل کن تقریریں کی جاتی ہیں۔ سرکاری رپورٹر وہاں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن اس اشتعال انگیزی کا کوئی سدِّباب نہیں کیا جاتا۔

ب۔ جامع مسجد کے باہر شہر کے بڑے بازار اور شارع عام کے سرے پر ایک آہنی دروازہ نصب کیا ہوا ہے۔ جس پر احمدیوں کے خلاف بے حد اشتعال پیدا کرنے والی عبارات نظم و نثر میں لکھی ہے۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود اسے ہٹایا نہیں گیا۔ اس کے مقابلہ میں ایک احمدی کی دوکان سے ایک بورڈ حکام ضلع گورداسپور کے حکم سے محض اس بناء پر اتروا دیا گیا۔ کہ اس پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا لکھا تھا۔

ج۔ ایک شخص عبداللہ ہر روز علے الصبح گلی گلی و کوچہ بکوچہ پھر کر احمدیوں کے خلاف نظم و نثر میں نفرت پیدا کرتا۔ اور لوگوں کو فساد پر آمادہ کرتا ہے۔ مگر اسے سرزنش کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ یہ شخص تمام افسران کے مکانوں و کوٹھیوں کے سامنے جا کر اپنی اشتعال انگیزی کا نمونہ دکھاتا رہتا ہے۔

حکام متعلقہ اگر اپنی فرض شناسی کی طرف ادنےٰ توجہ بھی دیں۔ تو یہاں بآسانی امن قائم ہو سکتا ہے۔ بٹالہ کے احمدی بے نتیجہ سمجھکر اب فریاد کرنا بھی فضول خیال کرنے لگ گئے ہیں (نامہ نگار)

# دیال گڑھ کے ایک احمدی کے کھلیان کو آگ لگا دی گئی

دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں ۲۸ اور ۲۹ راپریل کی درمیانی شب کو چوہدری حکم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ دیال گڑھ کے کھلیان کو کسی شخص نے محض مذہبی عناد کی وجہ سے آگ لگا دی۔ اس کھلیان کے ساتھ ہی چوہدری صاحب کا گندم کا کھیت کھڑا تھا۔ اس کا بھی کچھ حصہ جل گیا چونکہ ہوا کا رُخ پلٹ گیا۔ اور اتنے میں کچھ لوگ بھی پہونچ گئے۔ اس لئے وہ کھیت اور چوہدری صاحب کا دوسرا کھلیان جو بالکل ہی قریب تھا بچ گئے۔ لیکن ان کا ایک کھلیان اور ان کے غیر احمدی بھتیجے کا کھلیان جل کر خاک ہو گئے۔ چوہدری صاحب کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی ہرگز نہ تھی۔ بلکہ یہ بدترین فعل صرف مذہبی مخالفت کی وجہ سے کیا گیا۔ (نامہ نگار)

# بھڑتھانوالہ میں احمدیوں کے خلاف شرارت

بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور مخالفین اس ترقی کو روکنے کے لئے کئی قسم کی شرارتیں کرتے ہوئے وہاں کے پرامن احمدیوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔

پچھلے دنوں چٹھی رسان علاقہ سے بیعت کرنے والوں کے نام کے خطوط پر شرارت سے تحریر کر دیا۔ کہ "پانچ پانچ روپے ارسال کرو۔ ورنہ بیعت منظور نہیں ہوگی۔ توقف نہ ہو۔" معلوم ہوا ہے۔ کہ افسرانِ محکمہ نے تحقیقات کر کے اُسے مناسب سزا دی ہے۔

حال میں تعزیہ کے دن جب کہ دو احمدی اپنے مکان پر کھڑے تھے۔ بعض شریروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کھڑے ہونیوالوں میں سے ایک شخص چوہدری اللہ دتا پہلے بہت جوشیلا شیعہ تھا۔ مجمع کی طرف سے زیادتی دیکھکر احمدی نیچے اتر گئے۔ اس پر بھی مفسدین باز نہ آئے۔ اور چوہدری فیروز علی صاحب نمبردار احمدی کے مکان پر آ کر مطالبہ کرنے لگے۔ کہ اللہ دتا کو باہر نکال دو۔ آخر متعینہ کانسٹبل نے بڑی مشکل سے مجمع کو روکا۔ اور احمدیوں سے وعدہ کیا۔ کہ میں افسرانِ بالا کو رپورٹ کرونگا۔ مگر آج تک کوئی نتیجہ رونما نہیں ہوا۔ اس شرارت کے علاوہ مسمی منگا سے جو کہ احمدی اور بے کس مراسی ہے۔ زبردستی ماتم کرایا گیا۔ ہم افسرانِ بالا سے درخواست کرتے ہیں۔ وہ بہت جلد تحقیقات کریں۔ (نامہ نگار)

# کراچی میں کسی احمدی خاندان نے احمدیت ترک نہیں کی

اخبار احسان ۲۷ راپریل سے معلوم ہوا۔ کہ اس نے اپنے دجالانہ پروپاگنڈا کی فہرست میں "ایک مرزائی خاندان کی توبہ" کے عنوان سے "محمد صدیق کیماڑی کراچی" کا اضافہ کیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ کہ کوئی احمدی اس نام کا کیماڑی میں نہیں ہے۔ کیماڑی کراچی بندر کی گودی ہے۔ چھوٹی سی مزدوروں کی بستی ہے۔ تاہم خاکسار معہ دو دیگر احباب جماعت کے وہاں گیا۔ تا معلوم کریں۔ کہ وہاں کوئی "محمد صدیق" ہے بھی یا نہیں۔ جہاں تک دریافت کیا گیا۔ کوئی پتہ نہ ہی "محمد صدیق" اور نہ ہی ان کے "خاندان" کا مل سکا۔ احسان کا یہ اعلان محض دھوکہ اور فریب ہے۔ (خاکسار محمد صدیق قائم مقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی)

# نیلہ گنبد کے جلسہ کے متعلق زمیندار کی غلط بیانی

لاہور ۔ ۲ رمئی ۔ زمیندار مورخہ ۳ رمئی صفحہ ۴ میں "حزب الرسول" (جو لاہور کے باخبر حلقوں میں "نقدی وصول" کے دلچسپ اور برجستہ نام سے مشہور ہے) کے ایک حصہ دار کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس نے مولوی ظفر علی کی ریس میں مولانا ظہور حسین کے نام کے ساتھ پادری کا لفظ لکھا ہے اور بیان کیا ہے۔ کہ آپ نے اپنی تقریر میں کسی ایک بات کا بھی مستند حوالہ پیش نہ کیا۔ حالانکہ اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ مولوی صاحب کی تقریر کے دوران میں جب ایک مخصوص ٹولی کے بعض افراد کی طرف سے "حوالہ پیش کیجئے حوالہ پیش کیجئے" کی آوازیں آنا شروع ہوئیں تو ان کی دیکھا دیکھی علامہ محمد شاہ صاحب نے بھی ایک آواز دیدی۔ صاحب صدر نے بظاہر ایک معقول آدمی دیکھکر اصولی طور پر یہ جواب دیا۔ کہ دورانِ تقریر میں ہر بات پر مختلف لوگوں کو بار بار حوالہ دینے سے تقریر کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ تمام قابل حوالہ باتیں خاموشی سے نوٹ کرتے جائیں۔ تقریر کے اختتام پر آپ کو تمام حوالے دیئے جائیں

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت راجہ گلاب خانصاحب بہادر افسر مال ضلع ہوشیارپور

دعویٰ جوڈیشل مال ۱۱۳ء

کندن وگیان نابالغان پسران بابو بر فاقت سنگی رام چچا خود و سنگی رام و رام رکھا پسران حاکو ذات برہمن ساکنائے پرسووال تھانہ ماہل پور تحصیل گڑہ شنکر مدعیان

### بنام

آتماں سنگھ ولد تابا ذات سائینی ساکن پرسووال تھانہ ماہل پور حال ساکن اپر برہما تہاذی ریلوے اسٹیشن جنکشن ضلع مانڈلے۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی آتماں سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام آتماں سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آتماں سنگھ مذکور تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۹۳۵ء کو بمقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (دستخط حاکم)

(مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

## بعدالت راجہ گلاب خانصاحب بہادر افسر مال ضلع ہوشیارپور

دعوےٰ جوڈیشل مال ۱۱۲ء

کندن۔ گیان نابالغان پسران بابو برفاقت سنگی رام چچا خود و سنگی رام و رام رکھا پسران حاکو ذات برہمن ساکنائے پرسووال تھانہ ماہل پور تحصیل گڑہ شنکر مدعیان

بنام:۔ آتماں سنگھ ولد تابا ذات سائینی ساکن پرسووال تھانہ ماہل پور حال ساکنائے اپر برہما تہازی ریلوے اسٹیشن جنکشن ضلع مانڈلے۔

مقدمہ مندرجہ عنوانِ بالا میں مسمی آتماں سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام آتماں سنگھ سائینی مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آتماں سنگھ مذکور تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۹۳۵ء کو بمقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔
(دستخط حاکم)

(مہر عدالت)

# تخفیف

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہئے ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے عہ کر دی ہے

تاکہ ضرورتمند احباب بآسانی فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعفِ جگر یا معدہ۔ یرقان۔ کمیٔ بھوک کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بانجپن اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابلِ تولید بناتا ہے۔

فہرست مُفت طلب کریں

**ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان**

# وصایا

نمبر ۷ ۱۳۱ء:۔ منکہ محمد عبدالعزیز ولد میاں عنایت اللہ قوم شیل پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن شورکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ ۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اور اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو ابـ ۶۶/۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو میرے متروکہ میں سے وہ حصّہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

العبد:۔ محمد عبدالعزیز بی۔ اے انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول شورکوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد زاہد سکرٹری انجمن احمدیہ شورکوٹ بقلم خود ۱۰ ۳/۳۵۔ گواہ شد:۔ احمد حسن مولوی فاضل معلم ہائی سکول شورکوٹ

نمبر ۸ ۱۳۱ء:۔ منکہ غلام حیدر خان ولد اللہ تا خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پندرہ دن تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالفضل ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵ ۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے صرف ماہوار تنخواہ پر گزارہ ہے جو صرف ماہوار مبلغ ۱۲ روپیہ ہے۔ اگر میری زندگی میں کوئی مزید جائداد انجمن کو معلوم ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن قادیان مالک ہوگی۔ فی الحال میں اپنی ماہوار تنخواہ ۱۲ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری موت کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مالک تصور ہوگی۔ فقط ۱۵ ۳/۳۵

العبد:۔ غلام حیدر خان بقلم خود حال جالندھر شہر معرفت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ جالندھر شہر۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم سیکرٹری انجمن احمدیہ جالندھر شہر ولد چودھری پیر بخش سکنہ شہر جالندھر بگیو والہ۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد حسین بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جالندھر محلہ قاضیاں۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**پشاور ۲ مئی۔** زنگی خاں کے قتل کے نتیجہ میں جو ۳۰ اپریل کو ہوا تھا۔ قبیلہ مداخیل نے خان حبیب کے کوٹ پر حملہ کر دیا اور خان مذکور کو اس کے ۱۲۵ افراد خاندان سمیت قتل کر دیا۔ کوٹ کو کامل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ حملہ آوروں کے بھی پندرہ اشخاص ہلاک ہو گئے اور کئی زخمی بھی ہوئے۔

**لکھنؤ ۲ مئی۔** اخبار پاؤنیر نے ایک خفیہ سرکلر شائع کیا ہے۔ جو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک سوامی سمپورنانند آف بنارس نے آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں کو ارسال کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی سوشلسٹ ہندوستان میں انقلاب برپا کر کے سوویٹ روس کے نمونے کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں سوشلسٹوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ کانگرس پر قبضہ کریں۔ اور ملک میں سوشلزم کو فروغ دیں

**لاہور ۲ مئی۔** آج صبح پولیس نے شہر کے پانچ مختلف حصوں میں چھاپے مارے اور سوشلسٹ پارٹی کے سکرٹری اور تین کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ سکرٹری کے کمرہ سے جو بریڈلا ہال میں تھا۔ ایک ریوالور بھی برآمد کیا۔ اور کچھ لٹریچر پر قبضہ کر لیا۔ پولیس نے بھارتی ہوٹل ریلوے روڈ کی بھی تلاشی لی۔ اور اس کے مالک کو گرفتار کر کے کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت شاہی قلعہ میں لے جایا گیا۔

**گوجرانوالہ ۲ مئی۔** لاہور سے آمدہ ایک وارنٹ کی بناء پر پولیس نے سوشلسٹ پارٹی کے سکرٹری کے مکان کی تلاشی لی اور کچھ قابل اعتراض لٹریچر پر قبضہ کرنے کے بعد اسے گرفتار کر کے لاہور پہنچا دیا گیا جسے دیگر گرفتار شدگان کے ساتھ شاہی قلعے میں دو ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاریاں سلور جوبلی کے خلاف سرگرمیوں کی وجہ سے عمل میں لائی گئی ہیں۔

**برلن یکم مئی۔** فوجیوں کے سامنے ایک سرکاری تقریب کے موقعہ پر جنرل گورنگ نے اعلان کیا۔ کہ جرمنی کی مدافعت کے معاملہ کو ہم کبھی بھی دیگر اقوام کے مدبروں اور مجلس اقوام کے بزدلانہ وعدوں پر نہیں چھوڑ سکتے۔ نیز کہا کہ ہٹلر نے جبری فوجی تربیت جاری کر کے ملک کو آزاد کر دیا ہے۔

**کلکتہ ۲ مئی۔** کلکتہ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے امرت بازار پترکا کے ایڈیٹر کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا۔ جو پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے دی گئی تھی۔ ایڈیٹر مذکور کو توہین عدالت کے جرم میں تین ماہ قید کی سزا ہوئی تھی

**برلن یکم مئی۔** ہر ہٹلر نے یوم مئی کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمن میں ایک بھاری تبدیلی آ گئی ہے۔ ہم جنگ یا بے چینی نہیں چاہتے۔ بلکہ ہم نے اپنی حفاظت کے لئے فوج بنائی ہے جس طرح ہم نے اپنے ملک میں امن بحال کیا ہے اسی طرح ہم دنیا کے لئے امن چاہتے ہیں۔ دنیا کو یاد رکھنا چاہئیے کہ آج کا جرمنی کل کا جرمن نہیں رہا۔

**لنڈن یکم مئی۔** آج ملک معظم نے مہاراجہ کشمیر کو شرف باریابی بخشا۔

**ناگپور یکم مئی۔** سی پی اور برار گورنمنٹ نے گذشتہ سال کی محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ سال اس صوبہ میں تیس ہزار اموات ہوئیں۔

**استنبول (بذریعہ ڈاک)** حکومت ترکی نے اخبارات پر بعض پابندیاں عائد کی ہیں۔ اور انہیں حکم دیا ہے کہ کسی عہد کے بادشاہوں کی کوئی تعریف نہ کریں خانگی زندگی پر برا اثر ڈالنے والی اور اخلاق کو بگاڑنے والی تحریرات شائع نہ کریں۔

**لاہور ۲ مئی۔** برمی بھکشو اوٹاما جس نے کانپور میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس کی صدارت کی تھی۔ آج لاہور وارد ہوئے۔ ہندوؤں نے ریلوے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا آپ فیروز آباد اور یوپی کے دیگر شہروں کا دورہ کر چکے ہیں۔ ایک بیان کے دوران میں آپ نے کہا کہ مسلم راج ایک خواب ہے۔ جس کی تعبیر ممکن نہیں۔

**لاہور ۲ مئی** امرتسر اور جالندھر ریلوے سٹیشنوں کے مابین فرنٹیئر میل سے ۳۱ ہزار روپیہ کی چوری کا مقدمہ مسٹر آر۔ ایچ۔ لوتھر اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوا۔ پولیس نے سات ملزموں کا چالان کیا ہے۔ جو سب کے سب ضلع ہزارہ کے پٹھان ہیں۔ اور امرتسر میں مزدوری وغیرہ کا کام کرتے تھے۔ ایک ملزم کو وعدہ معاف گواہ بنا لیا گیا ہے اس نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس چوری کی تحریک ایک ریلوے پورٹر نے کی تھی۔ اس کی وردی پہن کر ایک ملزم گاڑی میں چھپ گیا۔ اور رستہ میں پارسل پھینک دیا۔ ہم وہاں کھڑے تھے۔ اور اٹھا لائے۔ بعد میں ایک ملزم کو ایک عورت کے اغوا کے لئے صرف ۲۰ روپیہ کی ضرورت تھی۔ اور اس نے اس کے لئے بیس تولہ سونا اپنے ایک اور ساتھی کو دے دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

**شملہ ۲ مئی۔** جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو ہز ایکسی لنسی وائسرائے نے سر فضل حسین کی جگہ انڈین سولجرز بورڈ کا ممبر مقرر کیا ہے۔

**شملہ یکم مئی۔** جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے سر سی پی۔ راما سوامی آئر کو پارٹی دی گئی۔ سر موصوف آج شملہ سے ٹراونکور جانے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں

**ملتان ۲ مئی۔** آج ایک آٹھ سالہ ہندو بچے کی جو چند روز سے گم تھا۔ لاش ایک کنوئیں سے برآمد ہوئی ہے

ہندوؤں نے بدستور ہڑتال کی ہوئی ہے فوج کی ایک اور کمپنی بلا لی گئی ہے۔ اور شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ پانچ سے زائد اشخاص جمع نہیں ہو سکتے۔ لاٹھیاں لے کر چلنا ممنوع ہے اور آٹھ بجے شام سے لے کر صبح چھ بجے تک گھروں سے نکلنے کی ممانعت ہے

**دہلی یکم مئی۔** مہرولی کے قریب بلور کی کان دریافت ہوئی ہے۔ گاؤں کے لوگ ان سے ناواقفیت کی وجہ سے انہیں خوبصورت پتھروں کے طور پر شہر میں آٹھ آٹھ آنہ سیر کے حساب سے فروخت کر رہے تھے۔ مقامی حکومت نے اس پہاڑی کو کھودنے کی ممانعت کر دی ہے کیونکہ برآمد شدہ پتھر قیمتی معلوم ہوتے ہیں۔

**کلکتہ یکم مئی۔** بنگال گورنمنٹ نے ۳۱ دسمبر کو ختم ہونے والی ششماہی کی جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عرصہ میں ۳۵۷ قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ ۵۴۰ ڈکیتیاں عمل میں آئیں۔ اور چلتی گاڑیوں میں ۸۶ ڈاکے ڈالے گئے۔

**گورداسپور یکم مئی۔** مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی طرف سے عدالت سشن میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ اور سماعت کے لئے ۲۹ مئی ۳۵ء کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

**حیفا ۲ مئی۔** بعض یہودیوں نے ایک عرب دوکاندار پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں عربوں کے ایک ہجوم نے یہودیوں کے ہجوم پر حملہ کر دیا۔ شدید لڑائی ہوئی۔ جس میں آٹھ یہودی زخمی۔ اور دو ہلاک ہوئے۔ حکومت نے ایک سو تیس عربوں کو گرفتار کر لیا۔ مگر بعد میں ایک سو آٹھ کو رہا کر دیا۔ باقیوں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

**یروشلم ۲ مئی۔** حکومت برطانیہ فلسطین اور شرق اردن میں اپنے فوجی انتظامات کو اور بھی مضبوط کر رہی ہے۔ ہوائی جہازوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے اسکندریہ اور قاہرہ میں مقیم برطانوی فوج کو بھی زیادہ طاقتور بنایا گیا ہے۔ ان کارروائیوں سے شام اور حجاز میں ہیجان برپا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی